نعتیہ شعری مجموعہ
صدائے حرم
از
مختار تلہری

نعتیہ شعری مجموعہ
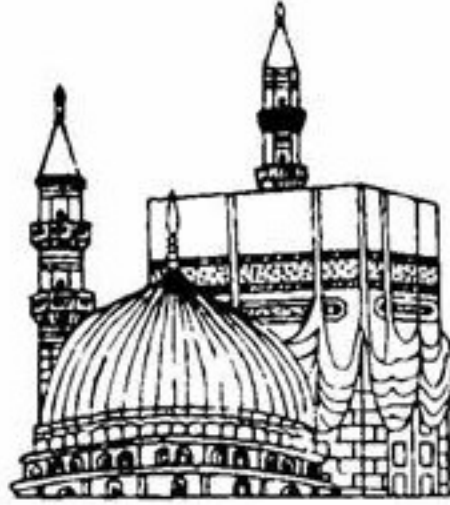
صدائے حرم

مختار تلہری

Sada-e-Haram

BY

Mukhtar Tilhari

Year of Edition 2020

ISBN

Rs.200

نام کتاب : صدائے حرم

مصنف : مختار تلہری

مرتب : سید شاہ سخی سرمست

پتہ : مکان نمبر ۵۳۔ مولی نگر، تھانہ پریم نگر، بریلی Mob:7668233626

کمپوزنگ: مینائی گرافکس، تارین جلال نگر، شاہجہاں پور Mob:9335997763

تعداد : ۳۰۰

مطبع :

سنہ اشاعت: ۲۰۲۰ء

قیمت : ۲۵۰ روپے

کتاب ملنے کے پتے:

ا۔ ثقلینی جویلرس 186 دیوان خانہ، شاہ آباد بریلی (یو۔ پی) انڈیا

۲۔ مومن جویلرس مارکیٹ نگر پالیکا تلہر ضلع شاہجہاں پور (یو۔ پی) انڈیا

۳۔ ڈاکٹر وصی اللہ قریشی عرشی پہانوی، پہانی، ضلع ہردوئی۔ (یو۔ پی) 241406

انتساب

قبلہ پیر و مرشد

اور

والدینِ گرامی

کے

نام

مختار تلہری

زندگی ہے حق پسندی اور حق گوئی کا نام
بندگی ہے حق تعالیٰ کی رضا جوئی کا نام

تعارف

نام شاعر	مختار احمد انصاری ثقلینی
ولدیت	الحاج صوفی عظیم اللہ انصاری (مرحوم)
تخلص	مختار تلہری
جائے پیدائش	موضع ڈھبورا، قصبہ تلہر ضلع شاہجہاں پور۔ یو. پی۔ انڈیا
تاریخ پیدائش	یکم فروری ۱۹۶۰ء
پیشہ	تجارت

نعت کے ہر لفظ پر لاکھوں درود
لفظ کے ہر حرف پر لاکھوں سلام

فہرست

تقریظ

حضور سیّدی ومرشدی قبلہ الحاج محمد ثقلین میاں دامت برکاتہم العالیہ

محلّہ شاہ آباد، بریلی شریف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک ایمان کا سرمایہ، نجات کا ذریعہ، بہترین عبادت، دارین کی سعادت، فیوض وبرکات کا دریا، فلاح وخیر کا سمندر ہے۔ سرورِ کائنات کی نعت کہنا سعید ازلی کا ہی مقدر ہے۔ ربِّ جلیل خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی تعریف و توصیف قرآن پاک میں فرماتا ہے اور آپ پر درود وسلام بھیجتا ہے۔ آپ کی شان وعظمت کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ انبیاء کرام، صحابۂ عظام، اہل بیت اطہار، ازواجِ مطہرات تابعین تبع تابعین سے لے کر ہر دور کے علماء وفضلا بے شمار لوگوں نے خود کو نعت گوئی میں شامل رکھا ہے۔ غیر مسلم لوگوں نے بھی آپ کی ذات محمود صفات کو ہر ہر طرح سراہا ہے۔ بعض اوقات علمی کوتاہی کے سبب دینی نقصانات ہونے کا اندیشہ ہر وقت لگا رہتا ہے۔ بہر حال اس سلسلے میں جتنے بھی جذبات وعقیدت کارفرما ہوتے ہیں اس سے کہیں زیادہ احتیاط وہوشمندی کو بروئے کار لانا پڑتا ہے۔ بہر حال ایک اُمتی اپنے آقا ومولیٰ کی بارگاہِ بیکس پناہ میں استغاثہ و معروضہ پیش کرتا ہے اور دونوں جہان کی بہتریاں اُن کے توسل سے طلب کرتا ہے یا پھر نعت کے مضمون آپ کی تعریف وتوصیف میں جو کچھ وہ اپنے اندر صلاحیت رکھتا ہے اس طریقہ سے بیان کرتا ہے یہ بھی ایک طریقہ کا حسنِ طلب ہی ہے۔ بعض وہ بھی ہیں جو فطری

طور پر نعت گوئی کا ذوق و جذبہ وسلیقہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ بہر حال جناب مختار تلہری صاحب بھی انہیں میں ہیں جو اپنے اندر حضور علیہ السلام سے محبت کے سبب آپ کی نعت گوئی کا جذبہ بے اختیار رکھتے ہیں۔ آپ کی کاوشوں کا یہ مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے ربّ کریم ان کی اس کوشش کو کامیاب ومقبول فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے نوازے! آمین!!

سخن ہائے گفتنی

مختاؔر تلہری ہمارے عہد کے ایک جواں سال اور خوش فکر شاعر ہیں۔ چند سال قبل ان کا پہلا مجموعہ کلام ''شہباز قلم'' جو غزلیہ شاعری پر مشتمل ہے منظر عام پر آیا اور بالغ نظر باذوق قارئین سے خراج تحسین وصول کیا۔ زیرِ نظر کتاب اُن کی نعتیہ شاعری کا ایک خوبصورت اور پاکیزہ انتخاب ہے۔ جس طرح تمام فنون لطیفہ میں شاعری کو سب سے مشکل فن قرار دیا گیا ہے اُسی طرح شاعری کی تمام اصناف میں غزل کو سب سے مشکل اور نازک صنف کہا گیا ہے لیکن فی الواقع یہ بات غزل سے زیادہ نعتیہ شاعری پر صادق آتی ہے۔ غزل گو شاعر کی راہ میں وہ پُل صراط کہاں جس سے ایک نعت گو کو گزرنا پڑتا ہے۔ نعت گو کے لیے عروض و قوافی کا علم زبان و نعت کے ایک بڑے حصّے پر قدرت، الفاظ کے فنکارانہ استعمال کا سلیقہ ہی کافی نہیں بلکہ ایمان و یقین کی دولت سے مالا مال ہونا اور شریعت کے رموز و نکات سے کماحقہٗ واقف ہونا بھی ضروری ہے۔ یہاں جوش سے زیادہ ہوش کی ضرورت ہے، دل کے ساتھ پاسبانِ عقل بھی رہنا چاہیے۔ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ذرا سی بے احتیاطی آخرت میں خسران کا سبب بن سکتی ہے۔ شاعر جب عقیدے کی پختگی اور فکر و خیال کی طہارت کے ساتھ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی وابستگی و شیفتگی کا اظہار کرتا ہے تو نعت وجود میں آتی ہے۔ جن شعرا نے شریعت کی قیود سے آزاد رہ کر نعت کہی ہے ان کی تخلیقات کا معتد بہ حصہ بے انتہا افراط و تفریط سے مملو نظر آتا ہے۔ ان شعرا نے کبھی تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں اس قدر غلو کیا کہ جوشِ عقیدت میں خدا اور حبیب خدا کے درمیان جو خطِ فاصل ہے اُسے بھی عبور کر لیا اور کبھی شعریت پیدا کرنے کے جنون میں

بشر اور خیر البشر میں جو فرق مراتب ہے اس کی طرف سے آنکھیں بند کرلیں اور تاریخ انسانی کی سب سے عظیم۔ جلیل وجمیل اور محبوب ومحترم ہستی کی شان میں مدح کا ایسا گھٹیا اور متبذل انداز اختیار کیا کہ تعریف توہین وتضحیک بن کر رہ گئی۔ ہمیں یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ مختار تلہری کا دامن اس قسم کے داغ دھبوں سے بڑی حد تک پاک ہے۔ انہوں نے نعت گو شعراً کے اس گروہ سے اپنا رشتہ جوڑنے کی کوشش کی ہے جن کی تخلیقات میں شریعت کی پابندی کے باوجود شعریت اپنی تمام تر رعنائیوں اور تابانیوں کے ساتھ جلوہ گر نظر آتی ہے۔ مختار تلہری کی شاعری کے متعلق کچھ کہنے کے بجائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند اشعار پیش کر دیئے جائیں۔ ویسے بھی شاعر کا بہترین تعارف اس کا کلام ہوتا ہے۔

ہم گنہگار و سیہ کار ہیں لیکن سرکار
کیا کہیں آپ سے امیدیں ہیں کیا کیا ہم کو

☆

لے جائے گا نصیب تو جی بھر کے رات دن
رُوؤں گا بیٹھ کر پس دیوار مصطفےٰ

☆

سمجھ لو جو اُن کے حوالے سے آئے
وہی معتبر مستند بات ہوگی

☆

نہ جانے کتنے ہی قدموں پہ رکھا جاتا ہے
جو سر تمہارے اشارے پہ خم نہیں ہوتا

☆

لبِ زائریں سے درودوں کی بارش
مدینے کے شام و سحر اللہ اللہ

جب پڑھا دونوں کو تو یہ صاف ظاہر ہو گیا
آپ کا ہے عکس قرآں عکسِ قرآں آپ ہیں

عقل بس ایمان تک محدود ہو کے رہ گئی
عشق لیکن کہہ رہا ہے جانِ ایماں آپ ہیں

نورِ وحدت سے منور ہیں مرے قلب وجگر
ایسا لگتا ہے کہ نزدیکِ رگِ جاں آپ ہیں

☆

دُعائیں دینا عدو کو اگر چہ مشکل ہے
مگر حضور کا دل تو حضور کا دل ہے

☆

آپ کے نام پہ مر سکتے ہیں مٹ سکتے ہیں
کرنا آتا ہی نہیں چاک گریباں ہم کو

☆

آپ کے ذکر سے یوں روح کو ملتی ہے غذا
جیسے انسان کو رکھتے ہیں نوالے زندہ

یہ اور ایسے ہی بہت سے اشعار جو اس مختصر سے مجموعے میں جا بجا بکھرے نظر آتے ہیں انہیں دیکھ کر بجا طور پر توقع کی جا سکتی ہے کہ پرتوِ نور کا شاعر ایک دن فکر وفن کی اُن بلندیوں کو ضرور سر کرلے گا جہاں پہنچنے کی تمنا کوئی بھی فنکار کر سکتا ہے۔

☆☆☆

طاؔہر تلہری

مختار تلہری کی نعت گوئی

از۔ حضور احمد منظری شاہجہاں پور

آپ کے ذکر سے یوں روح کو ملتی ہے غذا
جیسے انسان کو رکھتے ہیں نوالے زندہ

یہ حقیقت افروز اور عمدہ شعر جس شاعر کا ہے اس کو دنیائے شعر و ادب میں مختار تلہری کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ برادرم شاعر خوش فکر مختار تلہری سے میری آشنائی نئی نہیں ہے بلکہ کم وبیش پندرہ سال پر محیط ہے۔ میں نے آپ کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ آپ ایک اچھے شاعر اور بااخلاق انسان بھی ہیں اور فطری طور پر ذوق شاعری سے آشنا شاعر بھی۔ آپ اگر چہ کم تعلیم یافتہ ہیں مگر مشاہدہ شاہد ہے کہ شاعری کا تعلق کسب اور تعلیم سے کم اور وجدان وفطرت سے زیادہ ہے۔ چنانچہ آپ کا کلام خواہ بہاریہ ہو یا نعتیہ میرے اس دعویٰ کا خود سب سے بڑا ثبوت ہے۔ کچھ عرصہ قبل جب آپ کا پہلا غزلوں کا مجموعہ ''شہبازِ قلم'' نظر نواز ہوا تھا تو میں موصوف کے سادہ، پر معنی اور جدید لب ولہجہ سے بیحد متاثر ہوا تھا۔ اور میں نے خود کو ایک خوشگوار حیرت واستعجاب میں گھرا پایا تھا کہ ایک تجارت پیشہ اور کم تعلیم یافتہ انسان اتنا اچھا شاعر کیسے ہو گیا؟ بالآخر اس حقیقت کا مزید قائل ہونا پڑا کہ یہ تو ایک عطائی، وہبی اور فطری چیز ہے اس میں کسب اور تعلیم کا بہت کم عمل دخل ہے۔ ''شہبازِ قلم'' نے یہ احساس کرایا تھا کہ آپ ایک حساس شاعر ہیں آپ کے یہاں فطرت کا مشاہدہ بھی ہے اور

اس کو شعر کا پیکر دینے کی خداداد صلاحیت بھی۔ یہی وجہ ہے کہ جب ایک بالغ نظر قاری ''شہبازِ قلم'' کو پڑھتا ہے تو اس کو اس میں کئی ایسے زندہ اشعار ملتے ہیں جو اس کے ذہن و دماغ پر گہرے نقوش چھوڑ جاتے ہیں اور اب موصوف کا نعتیہ مجموعۂ کلام ''پرتو نور'' دیکھ کر بے پناہ مسرت ہوئی کہ جناب مختآر تلہری صاحب نہ صرف یہ کہ ایک اچھے غزل گو ہیں بلکہ آپ تو ایک اچھے اور بہت اچھے نعت گو بھی ہیں اور اس نعت گوئی سے آپ کو اس قدر انس و لگاؤ ہے کہ آپ کی دلی تمنّا ہی یہی ہے کہ نامِ مصطفٰے لکھتے وقت ہی تارِ زندگی ٹوٹے۔

یارب! ہماری زیست کی سانسیں ہوں جب تمام
موت آئے ایسے وقت کہ لب پر ہو تیرا نام

ایک باکمال شاعر ایک اچھا نعت گو بھی ہو یہ ضروری نہیں۔ یہاں صرف ردیف وقوافی کا حسن الفاظ وتراکیب کی عمدہ نشست و برخاست اور تخیل کی بلند پروازی ہی نہیں دیکھی جاتی بلکہ ایک کامیاب نعت گو کے لیے جو چیز سب سے زیادہ ضروری ہوتی ہے وہ ہے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، ایک شاعر جب ایک سچا عاشق بھی ہوتا ہے تو اس کی نعت میں سوز و گداز کا عنصر وافر مقدار میں پایا جاتا ہے جو کہ نعت کے لیے بنیادی شرط ہے۔ اگر نعت میں سوز و گداز نہ ہو تو بس اس نعت کو بغیر روح کا جسم تصور کریں اور یہ عشق رسول مختآر صاحب کو حاصل ہے تبھی تو وہ کہتے ہیں۔

مجھ پر مرے خدا کی عنایات دیکھئے
عشق نبی کو جزو رگِ جاں بنا دیا

عشقِ نبی کا پرتو عاشق کے کردار و عمل سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ عشقِ نبی درحقیقت ایک شخص کو اعلیٰ اخلاقی قدروں کا مالک اور محاسن افعال کا پیکر بنا دیتا ہے۔ مختآر صاحب کے اندر پائے جانے والے انسانی اوصاف اس امر کے عکاس ہیں۔ مندرجہ ذیل شعر کو بغور پڑھیں اور دیکھیں کہ مختآر صاحب نے ان اوصاف کو جو ایک عاشق کے اندر پائے جاتے ہیں کس خوبصورتی اور چابکدستی کے ساتھ شعر کے قالب میں ڈھالا ہے۔

تقویٰ، جمال، زہد، توکل، حیا، خلوص
ایک عاشقِ رسول میں کیا کیا دکھائی دے

نعت گوئی کوئی آسان کام نہیں اس میدان میں بڑے بڑے سخنور بھی بڑی احتیاط کے ساتھ قدم رکھتے ہیں کہ ذراسی لغزش بھی ایمان کو سلب کرلیتی ہے۔ مختار صاحب کو بھی اس امر کا بخوبی احساس ہے یہی سبب ہے کہ آپ بڑے نپے تلے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ ایک لمحہ بھی احتیاط کا دامن ہاتھوں سے نہیں چھوڑتے لیکن نعتِ شاہِ امم کا حق ادا کرنا ایک انسان کے بس میں کہاں؟ یہاں تو ہر ساعت ایک شاعر کو خواہ وہ کتنا پختہ قلم کار اور بلند پایہ سخنور ہو اپنی کم مائیگی کا احساس اور قدم کی لغزش کا خطرہ پاؤں کی زنجیر بنا رہتا ہے۔ مختار صاحب نے اس امر کا اظہار اس طرح کیا ہے۔

قاصر ہے زباں کہنے سے لرزاں ہے قلم بھی
مختار میں کچھ کیسے لکھوں شاہِ امم پر

ایک محبّ کو محبوب کی یاد کس طرح تڑپاتی ہے کس درجہ رُلاتی ہے اور اشکوں سے تر آنکھیں اس کو کس طرح مزہ دیتی ہیں یہ آپ کسی دیوانۂ محبوب خدا سے پوچھئے یا پھر مختار صاحب کے اس شعر سے اس کیفیت کا اندازہ لگانے کی کوشش کیجئے۔

تھم تھم کے ابر چھاتے ہیں یادوں کے ذہن پر
تھم تھم کے دے رہی ہے مزہ چشم تر مجھے

یوں تو دنیا میں ایک دل کے لیے ہزاروں غم موجود ہیں مگر جب کوئی دل خوش قسمتی سے حبیبِ ربّ اکبر کے غم میں امین بن جاتا ہے تو پھر وہ اس امانت کو بہت سنبھال کر رکھتا ہے۔ اس کے نزدیک اب اس غم کے آگے دنیا کے سارے غم ہیچ ہوتے ہیں۔ وہ اسی غم کو حاصل زندگی اور وجہ نجات تصور کرتا ہے۔ شاید یہی وہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے جو مختار صاحب کے پیش نظر تھی جس نے ان کو یہ خوبصورت شعر کہنے پر آمادہ کیا۔

کس کا غم دل میں بھلا اپنے سجا کر رکھوں
معتبر کوئی نہیں آپ کے غم کے آگے

☆

ایک مومن کے لیے تو بس کائنات میں ایک ذات ہے جو مرکزِ عقیدت ہے۔ کعبۂ مقصود ہے۔ خلاصۂ ہستی ہے اور وہ محبوبِ داور کی ذات ہے جن کی اتباع، اطاعت محبت اور احترام ایک مومن پر منجانب خدا فرض عین ہے جن کا پاکیزہ خیال زندگی کی تاریک ترین شاہراہوں پر اُمیدوں کے چراغ روشن کرتا ہے جن کی ذات ستودہ صفات ایک مومن کامل کے نزدیک سب سے زیادہ معتبر ہے۔ جن کا ہر قول فرزندانِ توحید کے لیے حرف آخر اور بلا چون و چرا لائقِ تسلیم ہے۔ یہی قرآنی فکر ہے اور یہی فرمانِ الٰہی۔ اس حقیقت کو ہمیشہ نظروں کے سامنے رکھنا ہر مومن کے لیے نہایت ضروری ہے تاکہ وہ درِ مصطفیٰ کو چھوڑ کر اغیار کی غلامی سے محفوظ و مامون رہے۔ شاید یہی وہ ابدی و آفاقی پیغام اسلامی ہے جو مختارؔ صاحب کے پیش نظر تھا اور جو یہ خوبصورت اشعار کہنے کا محرک بنا۔

سمجھ لو جو ان کے حوالے سے آئے
وہی معتبر، مستند بات ہوگی

☆

بڑھ کے منزل چومتی ہے اُس مسافر کے قدم
جس مسافر کو ترے نقش قدم پر ناز ہے

☆

فن شاعری میں تضمین کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ مختارؔ صاحب نے اس میدان میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔ اعلیٰ حضرت کے کلام پر تضمین کا ایک خوبصورت بند ملاحظہ فرمائیں اور مختار صاحب کی شاعرانہ استعداد کو دادِ تحسین سے نوازیں۔

صرف اور صرف ملی آپ سے مجھ کو تہذیب
یاد کو آپ کی رکھتا ہوں رگِ جاں کے قریب
آپ چاہیں تو بدل جائے زمانے کا نصیب

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

الختصر! مختار صاحب کے کلام کی خاص بات اس کی سادگی اور ٹکسالی زبان ہے۔آپ جو کچھ بھی کہتے ہیں وہ نہایت ہی آسان، سادہ اور عام فہم زبان میں کہتے ہیں۔اور بوجھل، غیر مانوس اور ثقیل الفاظ وتراکیب کے استعمال سے سختی کے ساتھ اجتناب کرتے ہیں۔آپ کے کلام میں سادگی کے باوجود شعری محاسن بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔چنانچہ معنویت، زورِ بیان، تخیل کی بلند پروازی، جدت تراکیب اور تلمیحات واستعارات کا حسن جا بجا آپ کے کلام میں ملتا ہے۔ذیل میں چند اشعار سپردِ قلم کئے جاتے ہیں جنھیں پڑھ کر قارئین مختار صاحب کی شاعرانہ وفنکارانہ چابکدستی وصلاحیت کو بخوبی سمجھ سکیں گے۔

کبھی کسی سے الجھتا نظر نہیں آتا
حضور آپ کا دیوانہ کتنا عاقل ہے

☆

اللہ اللہ یہ اَدب یہ عشقِ اصحاب کرام
گرنے تک دیتے نہ تھے آبِ وضوئے مصطفیٰ

☆

منظر وہ کیسا ہو گا ذرا آپ سوچئے
سرکار جب اُٹھائیں گے آنسو بہا کے ہاتھ

☆

☆☆☆

ہدیہ تشکر

اللہ کا ہزار ہزار شکر واحسان ہے کہ اُس نے ہاتھوں کو قرطاس وقلم تھامنے کی قوت بخشی۔ لاکھوں کروڑوں درود وسلام محسنِ انسانیت سرور عالم حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر جن کی محبت اور دامنِ رحمت سے وابستگی نے اپنی قلبی کیفیات کو سپردِ قلم کرنے کے لیے مہمیز کیا۔ ساتھ ہی سراپا سپاس ہوں اپنے پیرومرشد سیدنا الحاج حضرت محمد ثقلین میاں صاحب قبلہ کے حضور جن کے حلقۂ ارادت میں شامل ہونے کو میں اپنی بہت بڑی خوش بختی تصور کرتا ہوں۔ آپ کی ذات بابرکات کی بدولت اس ذرّہ ناچیز کو ایسا روحانی فیض پہنچا جس کے بغیر دل کی کثافت دور ہونا ممکن نہ تھا۔ دُعا کرتا ہوں جناب عبدالحمید عشرت صاحب مرحوم کے لیے جنہوں نے شعر گوئی کی طرف راغب ہی نہیں کیا بلکہ ابتدا میں رہنمائی بھی کی۔ ممنون ومتشکر ہوں اپنے اُستادِ گرامی، شاعر حیات جناب طاہر تلہری کا جنہوں نے اپنی بے پناہ مصروفیت کے باوجود بڑی جانفشانی سے میری ادبی تربیت فرمائی جنہوں نے مجھے ہمیشہ ایک اچھا شاعر دیکھنا چاہا۔ غیر مناسب نہ ہوگا یہاں پر یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ جناب طاہر تلہری صاحب اُستاد کے ساتھ ساتھ میرے خالہ زاد برادر بھی تھے۔ بڑی ناسپاسی ہے اگر اس سلسلے میں محترم حضرت مولانا حضور احمد منظری صاحب کا شکریہ ادا نہ کروں جنہوں نے اپنے بہت ہی اہم مشاغل میں منہمک ہونے کے باوجود اپنا قیمتی وقت صرف کر کے پُر مغز مضمون تحریر کیا جس کی شمولیت کتاب کی قدر وقیمت میں یقیناً اضافہ کی موجب ہوگی ورنہ میں کیا اور میری بساط کیا۔ آخر میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ اس سے قبل ''شہبازِ قلم'' غزلیات ''پرتوِ نور'' نعتیہ، پرتوِ احساس نعت ومنقبت''، ''تو یاد کر لینا مجھے'' غزلیات پر

دانشورانِ ادب اور اکابرین فن کے حوصلہ بخش کلمات نے زیرِ نظر مجموعۂ نعت ''صدائے حرم'' کی پھر سعادت حاصل کرنے کا حوصلہ دیا۔

امید کرتا ہوں کہ میری اس ادنیٰ کوشش پر گزشتہ کی طرح حوصلہ بخش کلمات کے ساتھ خامیوں کی بھی نشان دہی فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔

مختار تلہری

میں حمد کر سکوں یہ بھلا میری کیا مجال
لیکن ترے ہی فضل و کرم کا ہے یہ کمال

نوکِ قلم جب آتی ہے کاغذ کے فرش پر
تھر تھر وہ کانپتی ہے سیاہی نکال کر

آواز تو نہیں ہے قلم کی زبان میں
اشعار لکھ رہا ہے مگر تیری شان میں

تیری عطاؤں سے ہے مرے ہاتھ میں قلم
جو کچھ بھی لکھ رہا ہوں یہ سب تیرا ہے کرم

ہر دل پہ تیری عظمت وحدانیت ہے نقش
ہر شئے پہ تیرے نور کی حقّانیت ہے نقش

یارب ہماری زیست کی سانسیں ہوں جب تمام
موت آئے ایسے وقت کہ لب پر ہو تیرا نام

مختؔار کے کلام کو وہ خوش نوائی دے
موجوں سا گیت جھرنے سی نغمہ سرائی دے

☆☆☆

جس نے وجود بخشا ہے رحمت اُسی کی ہے
ہم پر ہی کیا سبھی پہ عنایت اُسی کی ہے

پھر کون سے گھمنڈ میں ڈوبے ہوئے ہیں لوگ
جو کچھ ہے جس کے پاس امانت اُسی کی ہے

بخشے ہیں جس نے ہم کو خلوص و وفا شعور
رگ رگ نفس نفس میں حلاوت اُسی کی ہے

اُس کے کرم پہ کیوں نہ کروں شکریہ ادا
میرے خیال و فکر میں ندرت اُسی کی ہے

خورشید ہوں ستارے ہوں جگنو ہوں یا قمر
ہر شے میں نور اُس کا ہے رنگت اُسی کی ہے

جس کی عطا سے چلتا ہے سارا نظام جسم
ہم لوگ جو بھی کرتے ہیں طاقت اسی کی ہے

مختارؔ ہم کو دامن سرکار مل گیا
یہ بھی کرم اُسی کا عنایت اسی کی ہے

☆☆☆

بسم اللہ سے ب سے لے کر سورۂ ناس کی سین تلک
دنیا کی ہر شے ہے اس میں میٹھے سے نمکین تلک

قاصد کو بھی علم نہیں تھا جو اس میں ہیں راز نہاں
کوئی بھلا پھر کیسے پہنچے طٰہٰ اور یٰسین تلک

قرآں کی ہر آیت ہی کیا ہر جملہ اور لفظ ہی کیا
صدق و صفا کے آئینے ہیں زِیر زَبر تنوین تلک

اپنے بچوں کا مستقبل روشن کرنے کی خاطر
دین کی بھی تعلیم دلاؤ گو جانا ہو چین تلک

بھیج ابابیلوں کا لشکر یا ہم کو ہی ہمّت دے
دستِ باطل آ پہنچا ہے یارب اب تو دین تلک

حق سے ایمانی دولت مختاؔر اُسی کو ملتی ہے
جس کا ذہن پہنچ جاتا ہے اسلامی آئین تلک

☆☆☆

سکون روح کا ،دل کی ضیا ہے اللہ ھوٗ
طریقِ مصطفوی کا پتہ ہے اللہ ھوٗ

علی کے گھر سے وظیفہ ملا ہے اللہ ھوٗ
دل و دماغ پہ لکھّا ہوا ہے اللہ ھوٗ

خدا کو پانے کا اک ضابطہ ہے اللہ ھوٗ
برائے قرب خدا راستہ ہے اللہ ھوٗ

زمین ہو کہ فلک ،عرش ہو کہ خلدِ بریں
کہاں کہاں نہیں لکھا ہوا ہے اللہ ھوٗ

اندھیروں کے لیے کوئی نہیں ہے گنجائش
حریمِ قلب کا روشن دیا ہے اللہ ھوٗ

کبھی کبھی تو یہ روحیں بھی کانپ جاتی ہیں
خموش قلب کی ایسی صدا ہے اللہ ھوٗ

خلوصِ دل سے ذرا ابتداء تو کر مختؔار
فلاحیت کی حدِ انتہا ہے اللہ ھوٗ

☆☆☆

اَے شہنشاہِ اُمم لے لو سلام
اَے رسولِ محترم لے لو سلام

السّلام اَے رشکِ آدم السّلام
السّلام اے جانِ عالم السّلام

السّلام اَے سید والاتبار
السّلام اے نائبِ پروردگار

السّلام اے دردِ عصیاں کے طبیب
السّلام اے خالقِ کُل کے حبیب

السّلام اے رونقِ بزمِ جہاں
السّلام اے نازشِ پیغمبراں

السّلام اعلیٰ نسب والا حسب
السّلام اے حضرت محبوبِ رب

السّلام اَے ہادئ دنیا و دیں
السّلام اَے رحمت اللعالمیں

السّلام اَے فخرِ دوراں السّلام
السّلام اے شاہِ شاہاں السّلام

السّلام اے محترم شاہِ اُمم
السّلام اے مخزن لطف و کرم

السّلام اے شافعِ روزِ جزا
السّلام اے تاجدارِ انبیا

السّلام اے محسنِ انسانیت
السّلام اے داعیٔ وحدانیت

السّلام اے جامِ کوثر کے قسیم
السّلام اے حاملِ لطف عمیم

السّلام اے ارضِ طیبہ کی بہار
السّلام اے رونقِ لیل و نہار

السّلام اے ماہِ تاباں السّلام
السّلام اے عکسِ قرآں السّلام

السّلام ازواجِ ختم المرسلین
السّلام اے اُمہاۃ المومنین

السّلام اَے یار غارِ مصطفیٰ
السّلام اے پیکرِ صدق و صفا

السّلام اے محترم حضرت عمر
السّلام اے منصفوں کے راہبر

السّلام اے حضرتِ عثماں غنی
السّلام اے حضرت مولیٰ علی

السّلام اے جملہ اصحاب کرام
رحمتیں اللہ کی ہوں صبح و شام

السّلام اے کعبۂ جاں السّلام
السّلام اے روحِ ایماں السّلام

درود اُن پر کہ جو ہیں شہکار دست قدرت
سلام ان پر جو بزم کونین کی ہیں رحمت

درود ان پر جو ہیں خدا کے رسولِ اعظم
سلام ان پر جو ہیں بنائے تمام عالم

درود ان پر کہ جن کا اسوہ عظیم تر ہے
سلام ان پر کہ جن کا تقویٰ عظیم تر ہے

درود ان پر جو تاجداروں کے تاجور ہیں
سلام ان پر جو رہبروں کے بھی راہبر ہیں

درود ان پر جو روشنی بن کے جگمگائے
سلام ان پر جو پیکر نور بن کے آئے

درود ان پر جنہوں نے طائف میں غم اٹھائے
سلام ان پر جو زخم کھا کھا کے مسکرائے

درود ان پر جو محسنِ بے کساں ہوئے ہیں
سلام ان پر جو رحمت دو جہاں ہوئے ہیں

درود اُن پر شفیع محشر لقب ہے جن کا
سلام اُن پر کہ ساری دنیا میں سب ہے جن کا

درود اُن پر جو روئے خود۔ سب کو شاد رکھا
سلام ان پر جنہوں نے اُمّت کو یاد رکھا

درود اُن پر گدائی جن کی ہے بادشاہی
سلام اُن پر کہ جن کے نوّاب ہیں سپاہی

درود ان پر کہ جن کو رب نے کلام بھیجا
سلام اُن پر کہ جن کو رب نے سلام بھیجا

درود ان پر گلے یتیموں کو جو لگائیں
سلام اُن پر جو روتے اطفال کو ہنسائیں

درود اُن پر جو بزم ہستی سجانے آئے
سلام ان پر جو دہر کو جگمگانے آئے

درود اُن پر جو خوب رُو اور خوب خُو ہیں
سلام اُن پر جو ہم غریبوں کی آبرو ہیں

درود اُن پر کہ جو ہوئے ہیں حبیبِ داور
سلام اُن پر جو ہیں رسولوں میں سب سے اوپر

درود اُن پر جو سبز گنبد میں جلوہ گر ہیں
سلام اُن پر جو سارے عالم سے باخبر ہیں

درود اُن پر کہ جن کی گفتار پُر اثر ہے
سلام اُن پر کہ جن کا ہر لفظ معتبر ہے

درود اُن پر ہوئے جو کل خوبیوں کے پیکر
سلام اُن پر دکھائیں جو معجزات اکثر

درود اُن پر کہ جن پہ نظریں جمی ہیں سب کی
سلام ان پر بِنا بنے ہیں جو ہر سبب کی

درود ان پر کہ جن کا اشعار پر کرم ہے
سلام ان پر کہ جن کا مختارؔ پر کرم ہے

جن کے پَرتَو سے ہے روشن بزمِ امکاں آپ ہیں
ماہِ تاباں آپ ہیں مہرِ درخشاں آپ ہیں

جب پڑھا دونوں کو تو یہ صاف ظاہر ہوگیا
آپ کا ہے عکس قرآں عکسِ قرآں آپ ہیں

عقل بس ایمان تک محدود ہو کے رہ گئی
عشق لیکن کہہ رہا ہے جانِ ایماں آپ ہیں

آپ کا کیا مرتبہ ہے آپ کی کیا شان ہے
نورِ یزداں آپ ہیں محبوبِ یزداں آپ ہیں

نورِ وحدت سے منوّر ہیں مرے قلب و جگر
ایسا لگتا ہے کہ نزدیکِ رگِ جاں آپ ہیں

رازِ محبوب و محبّ کی تہہ کو پا سکتا ہے کون
میزباں جن کا خُدا خود ہے وہ مہماں آپ ہیں

چاند اور سورج بھی جن سے کرتے ہیں کسبِ ضیا
میری نظروں میں وہی شمعِ فروزاں آپ ہیں

کاسۂ سر لے کے میں بھی آ گیا ہوں تب حضور
جب پتا مجھ کو چلا رحمت بداماں آپ ہیں

کیوں کسی در پر کریں ہم تشنگی کا تذکرہ
دونوں عالم کے قسیمِ جامِ عرفاں آپ ہیں

جن کی خوشبو سے معطر ہو گئے کون و مکاں
گلشنِ ہستی میں وہ حسنِ بہاراں آپ ہیں

اِس لیے مختارؔ بخشش کے لیے ہے مطمئن
رحمتِ عالم میں اور جنّت بداماں آپ ہیں

تجھ پہ مرمر کے ہوئے سارے جیالے زندہ
تو بھی زندہ ہے ترے چاہنے والے زندہ

آتشِ عشق میں جو خود کو جلالے زندہ
مَر بھی جائے تو رہیں اُس کے اُجالے زندہ

یوں تو کہنے کو ہر اک شخص ہی زندہ ہے مگر
زندہ بس وہ ہے جو ایمان بچالے زندہ

آپ کے ذکر سے یوں روح کو ملتی ہے غذا
جیسے انسان کو رکھتے ہیں نوالے زندہ

وَرَقِ دل پہ ہر اِک شخص کے نعتیں لکھ دو
شخصیت کو یہی کردیں گے رسالے زندہ

جو بھی بخشش کے تعلق سے ہیں فرمانِ رسول
ہم کو رکّھے ہیں وہی چند حوالے زندہ

جب یہ دیکھا کہ غلامِ شہِ کونین ہوں میں
پائے گردش کے سبھی ہو گئے چھالے زندہ

بعد مرنے کے تو ہو گی ہی زیارت لیکن
ہم کو اِک بار مدینے میں بلالے زندہ

کل بھی تھے آج بھی ہیں کل بھی رہیں گے یونہی
فاطمہ زہرہ کی آغوش کے پالے زندہ

سر بھی کٹ جائے تو مختارؔ کوئی فکر نہ کر
جس طرح بھی بنے ایمان بچالے زندہ

ہے کرم حاصل سبھی پھولوں کو بھی خاروں کو بھی
سایۂ رحمت میں رکھئے ہم گنہگاروں کو بھی

معصیت کی ایک چنگاری کی آخر کیا بساط
اُن کی رحمت سرد کر دیتی ہے انگاروں کو بھی

آپ کے شیدائیوں کو بیڑیوں سے کیا غرض
شرم آجائے گی زنجیروں کی جھنکاروں کو بھی

دیکھنے کے واسطے میری ہی آنکھوں کو نہیں
ہے ضرورت آپ کی پُر کیف نظّاروں کو بھی

آپ کی چشم کرم کا ہے سبھی کو انتظار
چاند اور سورج کو بھی بکھرے ہوئے تاروں کو بھی

اللہ اللہ یہ عنایت، یہ کرم، یہ التفات
آپ سینے سے لگا لیتے ہیں ناداروں کو بھی

قربتیں حاصل ہیں جن کو ہیں وہ قسمت کے دھنی
نسخۂ دیدار دو فرقت کے بیماروں کو بھی

آپ کی مسجد کے سب محراب و منبر چوم کر
دوں سلامی صحن سے گنبد کو میناروں کو بھی

سر اُٹھے ہیں آج تک مختارؔ اُن کے فخر سے
لمسِ پائے مصطفیٰ حاصل ہے کہساروں کو بھی

دنیوی کام دھام اپنی جگہ
ذکرِ خیرالانام اپنی جگہ

ہر نبی کا مقام اپنی جگہ
آپ کا احترام اپنی جگہ

انبیاسب امام ہیں لیکن
انبیا کا اِمام اپنی جگہ

وقعتِ بادشاہ بھی ہے مگر
مصطفےٰ کا غلام اپنی جگہ

جس میں عشق نبی ہو جلوہ نما
ایسے دل کا مقام اپنی جگہ

لائے سب انبیاء نظامِ حیات
مصطفےٰ کا نظام اپنی جگہ

یہ عقیدت کے پھول ہیں مختؔار
نعتِ خیرالانام اپنی جگہ

☆☆☆

غزل نہ گیت نہ قطعے فضول میں لکّھوں
خدا کی حمد ثنائے رسول میں لکّھوں

دھنک، ستارے، شفق، کہکشاں کی رونق کو
نبی کے پائے مقدس کی دُھول میں لکّھوں

جو گامزن رہے سنّت پہ آپ کی ہر پل
اُسی کی زیست کو ہی با اُصول میں لکّھوں

طلب کرے کوئی تمثیل خواہشِ دنیا
ملے نہ لفظ کوئی تو ببول میں لکّھوں

وہ نعت گوئی ہو یا ہدیۂ درود و سلام
ہر اِک عمل کو عقیدت کے پھول میں لکّھوں

جو فیضیاب نہ ہو ان کے دستِ رحمت سے
تو اور کچھ نہیں اُس کی ہی بھول میں لکّھوں

اطاعتِ شہِ کونین کے سوا مختارؔ
عمل ہو کوئی بھی اُس کو فضول میں لکّھوں

☆☆☆

صحنِ تصورات میں طیبہ اُتار دو
آنکھوں کو چین دل کو مکمل قرار دو

جب بھی قلم اُٹھاؤں تمہاری ثنا لکھوں
مجھ کو شعور و فکر پہ وہ اختیار دو

حاضر ہوا ہوں کاسۂ سر لے کے میں شہا
رحمت کی بھیک ڈال کے ہستی سنوار دو

ہم سے تصرّفات بیاں کیسے ہو سکیں
ڈالو نگاہِ فیض تو قسمت سنوار دو

سرکار کاش در پہ بلا کر یہ حکم دیں
مختارؔ باقی عمر یہیں پر گزار دو

مصطفےٰ کا عشق پایا ہے خُدا کا شکر ہے
نور سے دل جگمگایا ہے خدا کا شکر ہے

تم نے دوزخ سے بچایا ہے خدا کا شکر ہے
خلد کا رستہ دکھایا ہے خدا کا شکر ہے

سیکڑوں غم تھے ہمارے آنسوؤں کے منتظر
آپ کے غم نے رُلایا ہے خدا کا شکر ہے

گلشن طیبہ کی یاد آئی اچانک جب کبھی
غنچۂ دل مسکرایا ہے خدا کا شکر ہے

دھوپ کی شدّت ہمارا کیا کرے گی حشر میں
ابرِ رحمت سر پہ چھایا ہے خدا کا شکر ہے

ہم کہیں کے بھی نہیں رہتے حقیقت ہے یہی
آپ نے اپنا بنایا ہے خدا کا شکر ہے

ہم بھلا کس طرح اپنا منہ دکھاتے حشر میں
تم نے دامن میں چھپایا ہے خدا کا شکر ہے

یا خدا مختؔار کو ہو جائے یہ کہنا نصیب
ہم کو آقا نے بلایا ہے خدا کا شکر ہے

☆☆☆

پیشِ حق وہ ذاتِ عالی جائے گی
اور اُمّت بخش والی جائے گی

جس میں شامل ہو وسیلہ آپ کا
وہ دُعا ہرگز نہ خالی جائے گی

اُن کے دامن سے لپٹ جائیں گے ہم
اِس طرح بگڑی بنالی جائے گی

حشر میں جس دم بڑھے گی تشنگی
جامِ کوثر سے بجھا لی جائے گی

شمع روشن کرکے اُن کے نام کی
بزمِ ہستی جگمگالی جائے گی

جانے کب مختار وہ بلوائیں گے
جانے کب حسرت نکالی جائے گی

☆☆☆

بجھ گئے سارے ٹمٹما کے چراغ
جب جلے نورِ مصطفیٰ کے چراغ

دل میں ایمان کے جلا کے چراغ
پالئے اُن کے نقشِ پا کے چراغ

رات ڈھلے ہی میری پلکوں پر
جل گئے یادِ مصطفیٰ کے چراغ

جلوۂ حق نظر تو آئے گا
دل میں ہوں عشقِ مصطفیٰ کے چراغ

لَو چراغوں کی اور بڑھنے لگی
آئے جب سامنے ہوا کے چراغ

اُن کی آمد پہ بارھویں شب میں
خوب روشن کرو دبا کے چراغ

ظلم کی آندھیوں میں بھی مختارؔ
روشنی دیں گے کربلا کے چراغ

☆☆☆

یا خدا لب پہ جاری رہے ہر گھڑی
یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

بادشاہت سے بڑھ کر ہے اس شہر کی
نوکری نوکری نوکری نوکری

سارے نبیوں میں حق نے عطا کی تمہیں
برتری برتری برتری برتری

آپ کے در سے کرتی ہے کسب ضیاء
چاندنی چاندنی چاندنی چاندنی

آپ کے شہر کی ایک اک چیز ہے
دیدنی دیدنی دیدنی دیدنی

آپ کے نور سے ہو گئی ہر طرف
روشنی روشنی روشنی روشنی

نعت سرکار لاتی ہے ایمان میں
تازگی تازگی تازگی تازگی

نعت کے واسطے آئی مختاؔر کو
شاعری شاعری شاعری شاعری

☆☆☆

اپنی الفت میں بنا ایسا تماشا ہم کو
چشمِ حیرت سے تکے سارا زمانہ ہم کو

ذوقِ دیدار کو دے ایسا کرشمہ یارب
ہر طرف آئے نظر گنبدِ خضریٰ ہم کو

آپ کے روضہ کی جس دن سے زیارت کی ہے
دھندلی دھندلی نظر آنے لگی دنیا ہم کو

جب تصور نے کیا آپ کی یادوں کو طواف
صاف آیا ہے نظر آپ کا جلوہ ہم کو

یہ الگ بات کہ ہم چل نہیں پاتے ہیں مگر
شکر ہے مِل تو گیا آپ کا رستہ ہم کو

ہم گنہگار و سیہ کار ہیں لیکن سرکار
کیا کہیں آپ سے امیدیں ہیں کیا کیا ہم کو

پیکرِ نور نے مختارؔ یہ احسان کیا
ورنہ ڈھونڈے نہیں ملتا یہ اُجالا ہم کو

☆☆☆

دُعائیں دینا عدو کو اگرچہ مشکل ہے
مگر حضور کا دل تو حضور کا دل ہے

کبھی کسی سے الجھتا نظر نہیں آتا
حضور آپ کا دیوانہ کتنا عاقل ہے

یہ سچ ہے نعت نبی جب بھی کہنے بیٹھا ہوں
یہی لگا کہ مدینہ مرے مقابل ہے

حضور میری طرف بھی ہو اک نگاہِ کرم
گناہگاروں میں ہی میرا نام شامل ہے

یہ باتیں اپنی کہیں اور جا کے تم کرنا
یہاں قرینے سے بیٹھو نبی کی محفل ہے

☆☆☆

خوش نصیبی سے مدینے میں جو انسان گیا
بن کے اللہ کے محبوب کا مہمان گیا

روشنی پھیل گئی ہوگئی ظلمت کافور
جس جگہ ہادیٔ اسلام کا فرمان گیا

وقت مشکل کا مرے سامنے جب بھی آیا
آپ کی ذاتِ مقدس کی طرف دھیان گیا

معرکے سر کئے جس جذبۂ ایماں سے کبھی
ہائے افسوس کہ وہ جذبۂ ایمان گیا

چند برسوں میں وہ اخلاق دکھایا مختارؔ
سارا عالم شہِ کونین کو پہچان گیا

☆☆☆

جو خواب دیکھا تھا وہ پھر نہ آسکا اب تک
مگر ہے آنکھوں میں نقشہ ذرا ذرا اب تک

سکون بخش ہے ذکرِ رسول وآلِ رسول
یہی لکھا ہوا دیکھا ہے جا بجا اب تک

یہ آنکھیں اشکِ محبت سے دُھوتا رہتا ہے
مگر نہ کرسکا دیدارِ مصطفےٰ اب تک

جو پہلی بار ہی میں نے درود بھیجا تھا
فرشتے کرتے ہیں میرے لیے دُعا اب تک

جو اپنی عقل پہ مختارؔ فخر کرتا ہے
یقین کی وہی منزل نہ پا سکا اب تک

☆☆☆

اُن کو تصورات میں لایا کریں گے ہم
راتوں میں دِن کی طرح اُجالا کریں گے ہم

روشن کریں گے شمعِ احادیثِ مصطفٰے
تاریکیوں میں نور بکھیرا کریں گے ہم

چھپ چھپ کے اُن کی یاد میں آنسو بہائیں گے
تنہائیوں میں جشن تمنا کریں گے ہم

کس منہ سے جائیں گے شہِ طیبہ کے سامنے
پہروں اِسی خیال میں رُویا کریں گے ہم

نسبت اُنہیں بھی گلشنِ طیبہ سے ہے حضور
پھولوں کے ساتھ خار بھی چوما کریں گے ہم

مختؔار اُن کے ذکر سے ظلمت کے شہر میں
جگنو کی طرح کچھ تو اُجالا کریں گے ہم

☆☆☆

نبی کے علم پر تعلیم ساری ناز کرتی ہے
لقب اُمّی ہے لیکن جانکاری ناز کرتی ہے

کبھی احساس فرقت کا ہمیں ہونے نہیں دیتا
تصور پر ہمارے بیقراری ناز کرتی ہے

ہوائیں رُوح پرور ہیں فضائیں مہکی مہکی ہیں
مدینے کی فضا پر لالہ زاری ناز کرتی ہے

سہے ظلم و ستم لیکن کبھی حق سے نہ منہ موڑا
فدایانِ نبی پر جاں نثاری ناز کرتی ہے

خدا کی راہ میں مٹ کر حیاتِ جاودانی لی
شہیدانِ وفا پر دینداری ناز کرتی ہے

کرے مختارؔ تم پر ناز تو اِس میں تعجب کیا
فقیروں پر تمہارے تاجداری ناز کرتی ہے

☆☆☆

جو شخص بھی قربان ہوا شاہِ اُمم پر
نازاں ہے کرم اُس پہ وہ نازاں ہے کرم پر

جن سے مرے سرکار کے اوصاف لکھے ہیں
قربان دل و جاں ہیں اُنہیں لفظ و قلم پر

نعتوں کا صلہ ملتا ہے مانگا نہیں جاتا
کیا مانگوں میں نعتوں کا صلہ بابِ کرم پر

مخلوق میں اشرف تو سب انسان ہیں لیکن
کچھ لطف و کرم خاص ہے اللہ کا ہم پر

قاصر ہے زباں کہنے سے لرزاں ہے قلم بھی
مختؔار میں کچھ کیسے لکھوں شاہِ اُمم پر

☆☆☆

زمانے نے جب جب ستایا مجھے
کرم آپ کا یاد آیا مجھے

غمِ شاہِ طیبہ کا صد شکریہ
ہراک رنج و غم سے چھڑایا مجھے

بھلوں پر ہی رحمت نہیں آپ کی
میں عاصی ہوں پھر بھی نبھایا مجھے

میں ہوں نکہتِ گلشنِ مصطفٰے
گلوں نے دلوں میں بسایا مجھے

بتا سچ اے بادِ صبا سچ بتا
رسولِ خدا نے بُلایا مجھے

مجھے چاند جب بھی دکھائی دیا
وہی نقشِ پا یاد آیا مجھے

☆☆☆

رسولِ خدا کی نظر اللہ اللہ
ہر اِک دل ہے زیرِ اثر اللہ اللہ

مرا ساتھ چھوڑا ہر اک غم نے جب سے
ملا ہے غمِ معتبر اللہ اللہ

شہنشاہیت کو بھی رشک آرہا ہے
غلامی ہے نازِ بشر اللہ اللہ

لبِ زائریں سے درودوں کی بارش
مدینے کے شام و سحر اللہ اللہ

معطر ہیں خوشبو سے طیبہ کی گلیاں
پسینے میں اِتنا اثر اللہ اللہ

وہ باغِ رسالت وہ پر کیف منظر
مدینہ ہے خلدِ نظر اللہ اللہ

کرو فخر مختؔار خوش قسمتی پر
قلم اُٹھ گیا نعت پر اللہ اللہ

☆☆☆

نگاہ حشر میں ہم کیوں اِدھر اُدھر کرتے
سبھی کو دیکھا انہیں کی طرف نظر کرتے

سرِ نیاز نہ جھکتا جو اُن کے قدموں پر
تو کیسے اونچا زمانے میں اپنا سر کرتے

یہ اشک وہ ہیں جو بنتے ہیں گوہرِ مقصود
غمِ فراق میں ہم کیوں نہ آنکھ تر کرتے

نہ صنفِ نعت پہ اپنا قلم اٹھاتے ہم
تو کیسے نامۂ اعمال معتبر کرتے

مریض تو شہ طیبہ کے ہم رہے مختاؔر
علاج کیسے زمانے کے چارہ گر کرتے

☆☆☆

میرے اعمالِ سیہ مت دیکھئے
دیکھنا ہو میری نسبت دیکھئے

دل میں تصویرِ مدینہ آگئی
آیئے نظروں کی جنت دیکھئے

باادب آتے ہیں شاہانِ جہاں
دیکھئے منگتوں کی عظمت دیکھئے

آرزو تو ہے اَزل سے ہی مگر
کب ملے جامِ شہادت دیکھئے

اِس لیے مختؔار ہوں میں مطمئن
سر پہ ہے وہ دستِ شفقت دیکھئے

☆☆☆

کھلیں گے اب نہ کبھی تیرگی کے دروازے
نبی نے کھول دیے روشنی کے دروازے

☆☆☆

وہ خوش ہو جائیں تو سمجھو عنایت ہی عنایت ہے
اگر ناخوش ہوں تو سمجھو قیامت ہی قیامت ہے

میں جنّت سے ہی آیا ہوں میں جنت میں ہی جاؤں گا
مرا آغاز جنت ہے مرا نجام جنت ہے

نہیں ایسا نہیں ہے صرف انساں سے محبت ہو
ہر اک شئے پر حبیبِ کبریا کا دستِ شفقت ہے

نہ جانے کس قدر اوصاف سے حق نے نوازا تھا
بیاں کرنا تمام اَوصاف کا یہ کس کی طاقت ہے

ہمیشہ رکھتے ہیں مختؔار دل میں یاد آقا کی
ہمیں ہر موڑ پر اُن کی ضرورت ہی ضرورت ہے

☆☆☆

ہو گیا جس پہ میرے نبی کا کرم دونوں عالم کی اُس کو خوشی مل گئی
مل گئی جس کو خاکِ درِ مصطفیٰ یہ سمجھئے اُسے زندگی مل گئی

آپ شمس الضحےٰ آپ بدرالدجےٰ آپ خیرالوریٰ آپ نورالہدیٰ
آپ کی ذات سے ظلمتیں چھٹ گئیں جہل کو دین کی روشنی مل گئی

حشر میں کوئی پرسانِ غم تھا کہاں العطش العطش کہہ رہا تھا جہاں
ساقیؐ حوضِ کوثر کے فیضان سے رُوح اور قلب کو تازگی مل گئی

ذہن بیتاب تھا رُوح بےچین تھی درد تھمتا نہ تھا آنکھ بے خواب تھی
اُن کی رحمت کی ایسی ہوائیں چلیں ہر کسی کو نئی زندگی مل گئی

اب زمانے کا مجھ کو نہیں کوئی غم راہِ حق سے ہٹیں گے نہ میرے قدم
مجھ پہ مختارؔ ہے یہ نبی کا کرم دینِ اسلام کی آگہی مل گئی

☆☆☆

وہ خوش ہو جائیں تو سمجھو عنایت ہی عنایت ہے
اگر ناخوش ہوں تو سمجھو قیامت ہی قیامت ہے

میں جنّت سے ہی آیا ہوں میں جنت میں ہی جاؤں گا
مرا آغاز جنت ہے مرا نجام جنت ہے

نہیں ایسا نہیں ہے صرف انساں سے محبت ہو
ہر اک شئے پر حبیبِ کبریا کا دستِ شفقت ہے

نہ جانے کس قدر اوصاف سے حق نے نوازا تھا
بیاں کرنا تمام اُوصاف کا یہ کس کی طاقت ہے

ہمیشہ رکھتے ہیں مختاؔر دل میں یاد آقا کی
ہمیں ہر موڑ پر اُن کی ضرورت ہی ضرورت ہے

☆☆☆

ہو گیا جس پہ میرے نبی کا کرم دونوں عالم کی اُس کو خوشی مل گئی
مل گئی جس کو خاکِ درِ مصطفےٰ یہ سمجھئے اُسے زندگی مل گئی

آپ شمس الضحےٰ آپ بدرالدجےٰ آپ خیرالوریٰ آپ نورالھدیٰ
آپ کی ذات سے ظلمتیں چھٹ گئیں جہل کو دین کی روشنی مل گئی

حشر میں کوئی پرسانِ غم تھا کہاں العطش العطش کہہ رہا تھا جہاں
ساقیؐ حوضِ کوثر کے فیضان سے رُوح اور قلب کو تازگی مل گئی

ذہن بیتاب تھا رُوح بےچین تھی درد تھمتا نہ تھا آنکھ بے خواب تھی
اُن کی رحمت کی ایسی ہوائیں چلیں ہر کسی کو نئی زندگی مل گئی

اب زمانے کا مجھ کو نہیں کوئی غم راہِ حق سے ہٹیں گے نہ میرے قدم
مجھ پہ مختارؔ ہے یہ نبی کا کرم دینِ اسلام کی آگہی مل گئی

☆☆☆

اللہ کوئی ایسا کرشمہ دکھائی دے
ہر سمت مجھ کو گنبد خضریٰ دکھائی دے

جرأت علی سی عدل عمر سا دکھائی دے
اللہ ایسا کوئی سراپا دکھائی دے

مضمر ہیں ان کے عشق میں دونوں ہی صورتیں
ہنستا دکھائی دے کبھی رونا دکھائی دے

تقویٰ، جمال، زہد۔ توکّل، حیا، خلوص
اک عاشقِ رسول میں کیا کیا دکھائی دے

وہ کیسے چھوڑ سکتا ہے سرکار کی گلی
جس کو یہیں پہ خلد کا رستا دکھائی دے

مختاؔر نعت پڑھنے میں آئے گا جب مزہ
ہر لفظ اُن کے عشق میں ڈوبا دکھائی دے

☆☆☆

جلوۂ توحید کی تھوڑی ضیا دو مصطفےٰ
خانۂ دل معرفت سے جگمگا دو مصطفےٰ

میں زیارت سے مشرف رات دن ہوتا رہوں
میری آنکھوں سے ہر اک پردا ہٹا دو مصطفےٰ

گرمیٔ احساسِ ہجراں ہوگئی حد سے فزوں
دامنِ اطہر کی اب ٹھنڈی ہوا دو مصطفےٰ

کفر کی تاریکیاں یلغار پھر کرنے لگیں
نورِ حق سے شیشۂ دل جگمگا دو مصطفےٰ

نعت گوئی کے سوا ہے پاس کیا مختؔار کے
بس اسی نسبت سے اب طیبہ دکھا دو مصطفےٰ

☆☆☆

اشعار میرے یوں ہی نہیں جگمگائے ہیں
طیبہ سے نعت کے لیے مفہوم آئے ہیں

فوراً ہی اُس کو دامنِ رحمت میں لے لیا
جس اُمّتی نے اشکِ ندامت بہائے ہیں

اُس کو ہی بس نصیب ہوئیں شادمانیاں
جس نے نبی کی یاد میں آنسو بہائے ہیں

ہم سے گنہگار بھی ہیں کتنے خوش نصیب
جبریل بھی ہمارے لیے پر بچھائے ہیں

یارب کبھی تو کوئی یہ کہہ دیتا خواب میں
مختؔار دیکھ احمدِ مختار آئے ہیں

☆☆☆

زہد و تقویٰ پر تکبّر اِک خیالِ خام ہے
خلد تو اللہ کے فضل و کرم کا نام ہے

جانتا ہوں عاصیوں میں اِک مرا بھی نام ہے
جانتا یہ بھی ہوں اُن کا بخشوانا کام ہے

جس میں اُمت کی خبر گیری نہ کرتے ہوں حضور
کون سی ہے صبح ایسی کون سی وہ شام ہے

اُمتی ہوں، نعت گو ہوں، خوش عقیدہ ہوں حضور
میں سمجھتا ہوں کہ یہ انعام ہی انعام ہے

اپنے بیگانے کا اس در پر نہیں ہے بھید بھاؤ
رحمت اللعالمیں ہیں اُن کی رحمت عام ہے

☆☆☆

اُن کی عنایتوں کا ملا یہ ثمر مجھے
آنے لگا ہے گنبدِ خضریٰ نظر مجھے

یہ فکر جکڑے رہتی ہے شام و سحر مجھے
کیسے اٹھا ملے گا قیامت میں سر مجھے

تھم تھم کے اَبر یادوں کے چھاتے ہیں ذہن پر
تھم تھم کے دے رہی ہے مزہ چشمِ تر مجھے

حاجت نہیں ہے مجھ کو بھٹکنے کی در بدر
جب مل گیا ہے روضۂ خیرالبشر مجھے

مختاؔر مجھ کو اُن کی غلامی پہ ناز ہے
ہرگز نہیں ہے خواہشِ لعل و گہر مجھے

☆☆☆

حق نے جو آپ کو شہِ دوراں بنا دیا
میرے لیے نجات کا ساماں بنا دیا

مجھ پر مرے خدا کی عنایات دیکھئے
عشقِ نبی کو جزوِ رگِ جاں بنا دیا

ہم کچھ نہ تھے مگر ترے قدموں کی دھول نے
ہم کو حریفِ گردشِ دوراں بنا دیا

دوہرا کرم ہوا مرے پروردگار کا
انساں بنا کے صاحبِ ایماں بنا دیا

حاصل ہوا ہے اُن کے غلاموں کو یہ شرف
ڈالی نگاہ جس پہ مسلماں بنا دیا

مختارؔ دو جہاں کا ہے مختارؔ پر کرم
ہر مشکلِ حیات کو آساں بنا دیا

☆☆☆

گنہگاروں میں گو سب سے بڑا ہوں
مگر اُن کے کرم پر پھولتا ہوں

یقیں ہے مجھ کو جنت ہی ملے گی
خدا سے پھر بھی جنت مانگتا ہوں

نہ چھیڑ اے گردشِ ایّام سُن لے
غلامِ اہلِ بیتِ مصطفٰے ہوں

مرا اَب مجھ میں کیا باقی رہا ہے
کسی کے ہاتھ پر میں بِک چکا ہوں

اِسی پر فخر ہے مختؔار مجھ کو
رسول اللہ کے دَر کا گدا ہوں

☆☆☆

ادب تو کہتا ہے رہنا وہاں نیچی نظر کر کے
نظارہ کیا کریں گے گنبدِ خضریٰ کا جی بھر کے

حضور آئے ہیں سب مہمان بن کر آپ کے گھر کے
نظارہ اب کریں گے گنبدِ خضریٰ کا جی بھر کے

ابوبکر و عمر، عثمان و حیدر سے ہدایت لو
یہ ہیں چاروں کے چاروں آئینے دینِ پیمبر کے

نرالی شان ہو گی حشر میں اُن کے غلاموں کی
نظر آئیں گے مہمانِ خصوصی ربِّ اکبر کے

ہمارے دل میں یوں شوقِ شہادت جلوہ فرما ہے
بقا حاصل ہوئی راہِ خدا میں سب کو مر مر کے

اُسی کی روشنی دل میں بسائے رہتے ہیں اپنے
ہر اِک سو جلوے ہی جلوے ہیں جس ماہِ منور کے

تمہارا نام لینا کس طرح میں بھول سکتا ہوں
شفیعِ عاصیاں تم ہی تو ہو میدانِ محشر کے

نہیں ہیں دفترِ گویائی میں الفاظ اِس قابل
لکھا کرتا ہوں نعتِ سرورِ کونین ڈر ڈر کے

عمل کا کس قدر جذبہ تھا ان کے جاں نثاروں میں
رہا کرتے تھے سارے منتظر حکمِ پیمبر کے

تبھی مختاؔر وہ تشریف لائیں گے مرے گھر میں
مراتب ہوں گے آقا کو بڑھانا جب مرے گھر کے

بڑا خوش نصیب ہے وہ بشر بڑا اُونچا اُس کا مقام ہے
جو شہِ اُمم کا غلام ہے جو شہِ اُمم کا غلام ہے

یہ صلہ ہے عشق رسول کا مرے غم خوشی میں بدل گئے
نہ تو فکرِ قبر ہے اب مجھے نہ ہی فکرِ روزِ قیام ہے

کوئی گُم ہے حسن و شباب میں کوئی قید زلفِ دراز میں
میں سراپا عشقِ رسول ہوں بس اُنہیں کے عشق سے کام ہے

ہیں وہی تو رحمت عالمیں ہیں شفیعِ حشر وہ بالیقیں
کبھی فرش جن کا مقام ہے کبھی عرش جن کا مقام ہے

☆☆☆

رسول اللہ سے رکھو عقیدت استوار اپنی
وہ اپنے ہو گئے تو رحمتِ پروردگار اپنی

بنائیں زندگی کو اِس طرح طاعت گزار اپنی
کہ غیروں کے لیے ہو زندگی آئینہ دار اپنی

عطا کرتے ہیں آقا سب کو رحمت بے شمار اپنی
انہیں کے دم سے یارو زندگی ہے خوشگوار اپنی

کرم اُن کا، عطا اُن کی، سخا اُن کی، بھرم اپنا
اُنہیں سے ہوگئی ہے زندگی بھی باوقار اپنی

شبِ معراج کی تاریخ شاہد ہے مسلمانو
نرالی شان رکھتے ہیں رسولِ کردگار اپنی

چلے آؤ چلے آؤ محبّانِ رسول اللہ
یہ اپنا ہی گلستاں ہے یہ ہے فصلِ بہار اپنی

☆☆☆

نصیب جا کے بناؤں گا میں مدینے میں
فلاحِ زندگی پاؤں گا میں مدینے میں

خدا نے چاہا تو جاؤں گا میں مدینے میں
غمِ فراق مٹاؤں گا میں مدینے میں

درِ رسول پہ قسمت سے میں اگر پہنچا
تو دِل کے داغ دکھاؤں گا میں مدینے میں

یہاں پہ رہنے سے دل کو سکوں نصیب کہاں
سکون و عیش تو پاؤں گا میں مدینے میں

درِ حبیب پہ مختارؔ جب میں پہنچوں گا
وہی ملے گا جو چاہوں گا میں مدینے میں

☆☆☆

توصیف کروں کیا اُس کی بیاں جو عشقِ نبی میں جیتا ہو
اُس آنکھ کی قسمت کیا کہیے جس آنکھ نے اُن کو دیکھا ہو

یہ جاں یہ جگر یہ دل میرا کیونکر نہ تصدق ہو اُس پر
ہر لمحہ تصور میں جس کے سرکار کا روئے زیبا ہو

وہ ہادیٔ دیں وہ نورِ مبیں ثانی ہی نہیں جس کا کوئی
کیا شان بیاں ہو اُس کی بھلا جو رب کو سبھی سے پیارا ہو

دنیا کی اُسے پروا کیسی محشر کا اُسے کھٹکا کیسا
جو یادِ نبی میں جیتا ہو جو یاد نبی میں مرتا ہو

فریاد یہی ہے حق سے مری جب نزع کا عالم ہو طاری
لب کلمۂ طیّب پڑھتے ہوں دل عشقِ نبی میں ڈوبا ہو

سرکار کے روضے کی جالی ہر وقت لگاؤں آنکھوں سے
قسمت سے اگر پہنچوں طیبہ مختؔار کبھی تو ایسا ہو

☆☆☆

پہلے آنکھوں میں بسائی مصطفےٰ کی روشنی
تب کہیں حاصل ہوئی ہم کو خدا کی روشنی

جب نہ ابلیسِ لعیں کو بھائی خاکی روشنی
چھین لی اللہ نے فوراً حیا کی روشنی

کفر کی تاریکیوں کو دور کرنے کے لیے
آمنہ بی بی کے گھر آئی خدا کی روشنی

جب وسیلہ آپ کا دے کر دُعا مانگی گئی
عرشِ اعظم تک گئی لفظِ دعا کی روشنی

کامیابی کی طرف مختاؔر بس وہ لوگ ہیں
ڈھونڈتے رہتے ہیں جو صبر و رضا کی روشنی

☆☆☆

زمانے میں ہر اک جانب رہا چرچا شہِ دیں کا
خدا کے بعد جو بھی ہے وہ ہے رُتبہ شہِ دیں کا

چلو لے آئیں صدقہ چل کے اب مکّہ مدینہ سے
کہ بٹتا ہے ہر اک لمحہ وہاں صدقہ شہِ دیں کا

کبھی تو میں بھی پہنچوں گا دیارِ شاہِ والا میں
خدا دکھلائے گا دیکھوں گا میں روضہ شہِ دیں کا

جسے ہو شوق پینے کا وہ طیبہ میں پیئے جا کر
مئے رحمت کا بہتا ہے وہاں دریا شہِ دیں کا

دُعا مختؔار کی اتنی سی ہے مقبول فرمالے
دکھا دے خواب میں یارب رُخِ زیبا شہِ دیں کا

☆☆☆

رونقِ بزمِ جہاں ،محبوب ربّ العالمین
آدمیت کی ہیں جاں محبوب ربّ العالمین

آیۂ ذاتِ الٰہی ، ہادیٔ دینِ متیں
ہیں شہنشاہِ جہاں محبوب ربّ العالمین

سرنجم آکر فرشتے پیش کرتے ہیں سلام
جلوہ فرما ہیں جہاں محبوب ربّ العالمین

آپ ہی کے واسطے تخلیق فرمائے گئے
یہ زمین و آسماں محبوب ربّ العالمین

آپ ہی کے نام کے ہوتے ہیں چرچے رات دِن
کیا زمیں کیا آسماں محبوب ربّ العالمین

اِک ذرا چشمِ کرم فرمایئے مختارؔ پر
اَے شفیعِ عاصیاں محبوب ربّ العالمین

☆☆☆

دونوں جہان پر ہیں شہِ دوسرا کے ہاتھ
ہیں کس قدر بلند رسولِ خدا کے ہاتھ

وہ بھی شریک ہوگئی ہجرت کے باب میں
مکڑی نے سودا کیسا کیا مصطفیٰ کے ہاتھ

جانباز اُن کے گرنے کہاں دیتے ہیں علم
دانتوں سے رُوک لیتے ہیں اپنے کٹا کے ہاتھ

منظر وہ کیسا ہو گا ذرا آپ سوچیے
سرکار جب اُٹھائیں گے آنسو بہا کے ہاتھ

دل میرا محو جب ہو خیالِ رسول میں
اَے کاش میری سمت بڑھیں تب قضا کے ہاتھ

مختاؔر چاند پر جو کبھی تبصرہ ہوا
یاد آئے مجھ کو صاحبِ زلفِ دوتا کے ہاتھ

☆☆☆

جو ہو رہا ہے اگر یہ کرم نہیں ہوتا
تو میرے ہاتھ میں کاغذ قلم نہیں ہوتا

ہمارا دامنِ احساس نم نہیں ہوتا
اگر فراقِ شہِ دیں کا غم نہیں ہوتا

مرے حضور کے قدموں کی یہ فضیلت ہے
وگرنہ غارِ حرا محترم نہیں ہوتا

نہ جانے کتنے ہی قدموں پہ رکھا جاتا ہے
جو سر تمہارے اشارے پہ خم نہیں ہوتا

کرم حضور کا مختارؔ ہو گیا ورنہ
کبھی نصیب میں باغِ اِرم نہیں ہوتا

☆☆☆

وہ جب وحدانیت پر بولتے ہیں
صنم اللہ اکبر بولتے ہیں

اگر ہم بولتے ہیں اُن کی بابت
بہت محتاط ہوکر بولتے ہیں

یہ اعجاز نبی تھا ورنہ کس نے
سُنا ہوگا کہ پتھر بولتے ہیں

ہیں بہتر بولنے والے تو لاکھوں
مگر وہ سب سے بہتر بولتے ہیں

بشکل کہکشاں مختاؔر اب تک
نقوشِ پائے سرور بولتے ہیں

☆☆☆

غم کی گھٹائیں چھٹ گئیں چاہا جو پا گیا
مجبور جو بھی پیشِ رسولِ خدا گیا

سرکار کے وہ دامنِ رحمت میں آ گیا
نادم ہوا جو شرم سے گردن جھکا گیا

اُس کی نظر میں کون سا منظر سما سکے
جس کی نظر میں گنبدِ خضریٰ سما گیا

اس پیڑ کی بھی عزت و عظمت بڑھائی ہے
نزدیک مصطفیٰ کے جو خود چل کے آ گیا

مرقد بھی اس کا ہو گیا اِک روشنی کا گھر
قسمت سے جو بھی کوچۂ انوار پا گیا

مختارؔ اِنکسار کو دل میں بسایئے
کردار کے گھمنڈ میں جو آ گیا، گیا

☆☆☆

سر جھکانا فرض ہے بیشک خدا کے سامنے
سر اُٹھانا کب روا ہے مصطفیٰ کے سامنے

کوئی جچتا ہی نہیں ہم کو حرا کے سامنے
گرچہ لائے لوگ کیسے کیسے خاکے سامنے

وہ تو کہیے شاہِ بطحا کا سہارا مل گیا
ورنہ کیا منہ لے کے جاتے ہم خدا کے سامنے

تو سزا دے یا جزا دے سب مجھے منظور ہے
یا خدا رُسوا نہ کرنا مصطفیٰ کے سامنے

جس مکاں میں آپ ٹھہرے وہ مکاں صد مرحبا
قصرِ شاہی ہیچتا کیا ہے حرا کے سامنے

روتے روتے دم نکل جائے نہ میں کچھ کہہ سکوں
کاش ایسا ہو درِ خیرالوریٰ کے سامنے

پھیل جائے ہو کے ریزہ ریزہ کوہِ بیکراں
سنگ عصیاں کیا ہے اِک ضربِ دعا کے سامنے

کیفیت دل کی بیاں مختارؔ میں کیسے کروں
ہیچ ہیں الفاظ سب دل کی صدا کے سامنے

☆☆☆

دہر میں اُن کے علاوہ نہیں ایسا کوئی
نظمِ عالم جو بدل دے تنِ تنہا کوئی

حاجیو سوئے عرب جاتے ہو جاؤ لیکن
میرے دل کو بھی دیئے جاؤ دلاسا کوئی

چہرۂ عصر کو پُر نور کیا ہے کس نے
بعد آقا نہ ہوا دوسرا پیدا کوئی

آپ کی ذاتِ گرامی ہے سہارا اُن کا
جن کا دنیا میں نہیں اور سہارا کوئی

نذر کو لایا ہے مختاؔر درود اور سلام
اس کی جانب بھی نظر سیّدِ والا کوئی

☆☆☆

صرف طیبہ میں نہ ہی بابِ حرم کے آگے
تذکرے آپ کے ہیں لوح و قلم کے آگے

سر نجم ہوتا ہے جو شاہِ اُمم کے آگے
وہ کبھی جھکتا نہیں ظلم و ستم کے آگے

یہ سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ مانگوں کیا کیا
غیر ممکن تو نہیں کچھ بھی کرم کے آگے

کس کا غم دل میں بھلا اپنے سجا کے رکھوں
معتبر کوئی نہیں آپ کے غم کے آگے

نعت سرکار سے توقیر بڑھانے کے لیے
منتظر بیٹھے ہیں الفاظ قلم کے آگے

ہوگئی خود ہی زمیں بوس عمر کی تلوار
دل جھکانا ہی پڑا شاہِ اُمم کے آگے

جلوہ گر جس میں ہے خود رب کی تجلی مختارؔ
کیا کوئی شمع جلے شمعِ حرم کے آگے

☆☆☆

جس کا کھاتے ہیں اُسی کے گن بھی گانا چاہیے
اپنے آقا سے وفاداری نبھانا چاہیے

آسمانِ فکر پہ روشن ستاروں کی طرح
نعت کے الفاظ یارب جگمگانا چاہئے

ہجر طیبہ کا ہو غم یا ذکرِ پاکِ مصطفٰے
آنسوؤں کو تو نکلنے کا بہانا چاہئے

تیرگی اس عہد روشن کی نہ ہو جائے محیط
شمع یادِ مصطفٰے دل میں جلانا چاہئے

غم کے سورج کی تمازت ہو کہ ہو محشر کی دھوپ
آپ کی رحمت کا ہر پل شامیانہ چاہیے

گو تریسٹھ سال ہی اس دارِ فانی میں رہے
آپ کی سیرت بیانی کو زمانہ چاہیے

میں وہ دل ہوں جس میں یادِ مصطفٰے ہے جلوہ گر
آپ کو مختؔار میرے ناز اُٹھانا چاہیے

☆☆☆

دیارِ سرکار میں پہنچ کر ہمارا اتنا ہی کام ہوگا
کبھی لبوں پر دُرود ہوگا کبھی لبوں پر سلام ہو گا

مدینہ سنتے ہی دل ہمارا اُچھلنے لگتا ہے شاد ہو کر
وہ کتنا خوش بخت ہوگا جس کا مدینہ تکیہ کلام ہو گا

رُکے رُکے سے ہیں جو ابھی تک وہ اشک سارے نکل پڑیں گے
ہماری آنکھوں کے سامنے جب دیار خیرالانام ہو گا

ہم اپنے اعمال کی بدولت اسیر قہر و عذاب ہوں گے
ہمیں چھڑانا بروز محشر تمہارا سرکار کام ہو گا

ولی کی رفعت کو ہی سمجھنا نہیں ہے مختؔار کام سب کا
لگائے اندازہ کیسے کوئی رسول کا کیا مقام ہو گا

☆☆☆

چاہیں جو آپ جلوۂ انوارِ مصطفےٰ
رکھئے نظر کے سامنے کردارِ مصطفےٰ

محشر میں پونچھ دے گا خدا سب کو بخش کر
اُمّت کے غم سے بھیگے جو رخسارِ مصطفےٰ

لفظوں میں قید کرکے بتا دینا بعد میں
جو حال ہو مرا دمِ دیدارِ مصطفےٰ

لیجائے گا نصیب تو پھر خوب رات دن
روؤنگا بیٹھ کر پسِ دیوار مصطفےٰ

دونوں ہی بے مثال ہیں دونوں جہان میں
کردارِ مصطفےٰ ہو کہ گفتارِ مصطفےٰ

مختؔار کیسے خود کو سنبھالے گا اُس گھڑی
جب ہوگا تیرے سامنے دربارِ مصطفےٰ

☆☆☆

کرم گستر آقا کی جب ذات ہوگی
مرے سر پہ رحمت کی برسات ہوگی

یہ فرمانِ حق ہوگا سر تو اُٹھاؤ
جو تم چاہتے ہو وہی بات ہوگی

مری فردِ اعمال میں کیا ملے گا
یہی چند نعتوں کی سوغات ہو گی

سمجھ لو جو اُن کے حوالے سے آئے
وہی معتبر مستند بات ہوگی

ندامت کے مختارؔ آنسو بہاؤ
تبھی تم پہ رحمت کی برسات ہوگی

☆☆☆

فضلِ حق سے جو ہیں درجات معلّیٰ تیرے
اِتنے سب کو نہ ملے جتنے ہیں تنہا تیرے

خوبیاں اَن گنت اللہ نے بخشی تجھ کو
کون گِن پائے گا اَوصاف حمیدہ تیرے

سب پہ رحمت کی نظر سب سے محبت کا سلوک
کتنے احسان ہیں مخلوق پہ آقا تیرے

جو تری راہ پہ چلتے ہیں بھٹکتے ہی نہیں
مشعلِ راہ بنے نقشِ کفِ پا تیرے

کتنے بدبخت ہیں وہ جو نہ ہوں اُن سے سیراب
ہر طرف ہیں جو رواں فیض کے دریا تیرے

حالت رنج ہو یا کیفیتِ عیش و نشاط
ذکر تیرا ہی کیا کرتے ہیں شیدا تیرے

☆☆☆

کس لیے لائی یہاں رحمتِ یزداں ہم کو
یہ بتاتی ہیں سبھی آیۂ قرآں ہم کو

اِس لیے اور بھی پڑھتے ہیں درود اور سلام
مشکلیں ساری نظر آتی ہیں آساں ہم کو

دل مدینے میں ہے سرکارِ مدینہ دل میں
خود بھی مہماں ہیں بنایا بھی ہے مہماں ہم کو

خار چبھ جائیں تو خوشبو سی بکھر جاتی ہے
دشتِ طیبہ لگے فردوس بداماں ہم کو

اُن کی رحمت سے تو اغیار بھی محروم نہیں
کس طرح دیکھ سکیں گے وہ پریشاں ہم کو

نام سے اُن کے جو مانگے تو سبھی کچھ دیدو
درس دیتی ہے یہی سنّتِ عثماں ہم کو

اُمّتی ہونے کا اعزاز عطا کر کے حضور
شکر ہے اپنا بنایا ہے ثنا خواں ہم کو

آپ کا ذکر بھلا دیتا ہے سب رنج و الم
کس قدر ملتی ہے تسکین دل و جاں ہم کو

طلَبِ دید مدینہ میں اُٹھائے جو قدم
مرحلے سب نظر آنے لگے آساں ہم کو

آپ کے نام پہ مر سکتے ہیں مٹ سکتے ہیں
کرنا آتا ہی نہیں چاک گریباں ہم کو

بے عمل ہونے کا خمیازہ بھگتنا ہی پڑا
جس کو دیکھا نظر آیا ہے پریشاں ہم کو

ناخنِ عشق سے دل کو جو کریدا مختارؔ
سطحِ دل پر نظر آیا رُخِ تاباں ہم کو

لوگ ایسے بھی ہیں جن کو اپنے دم پر ناز ہے
ہم گنہگاروں کو بس اُن کے کرم پر ناز ہے

صرف ہم کو ہی نہیں شاہِ امم پر ناز ہے
دونوں عالم کو رسولِ محترم پر ناز ہے

حق نے سب کو روشنی کے واسطے روشن کیا
ساری شمعوں کو مگر شمعِ حرم پر ناز ہے

ہم چھپائے بیٹھے ہیں سینے میں عشقِ مصطفےٰ
یہ بھرم کم تو نہیں ہے جس بھرم پر ناز ہے

بڑھ کے منزل چومتی ہے اُس مسافر کے قدم
جس مسافر کو ترے نقشِ قدم پر ناز ہے

جو ترے قدموں سے مس ہو کر ہوئے ہیں باوقار
ان لب و رخسار و چشمِ محترم پر ناز ہے

کھانا پینا چلنا پھرنا جاگنا سونا حضور
آپ کی ہر اک ادائے محترم پر ناز ہے

بادشاہانِ جہاں پھر سرنگوں کیسے نہ ہوں
اچھے اچھوں کو ترے جاہ و حشم پر ناز ہے

تیرے در کی حاضری کو کرتے ہیں جو معتبر
اُن گلی کوچوں کے ہر اک پیچ و خم پر ناز ہے

دنیوی آلام سے آنسو بہیں بہتے رہیں
جو ندامت سے ہو نم اُس چشمِ نم پر ناز ہے

نعت کہنے کا جو ہے مختارؔ اپنا مشغلہ
ہم کو اس پر ناز ہے اور اس کو ہم پر ناز ہے

ہو گی نصیب تب کہیں الفت رسول کی
ہر وقت سامنے رہے سیرت رسول کی

میری نظر میں عنبر و نافع بھی ہیچ ہوں
مل جائے سونگھنے کو جو نکہت رسول کی

کیا کہنا اس کی زیست کا اُس کے وقار کا
ہو جائے جس کسی پہ عنایت رسول کی

باقی نہیں ہے مجھ کو خبر اتنا ہے پتا
بعد از خدا ہے عزّت و عظمت رسول کی

دل کو سکون ملتا ہے مختارؔ اِس لیے
لکھتا ہوں نعت کرتا ہوں مدحت رسول کی

☆☆☆

جب زندگی ملی ہے اسی بات کے لیے
منسوب کیوں کروں نہ تری ذات کے لیے

تخلیق کائنات ہے اُس ذات کے لیے
رحمت بنی جو ارض و سماوات کے لیے

سچائی تو یہی ہے کہ لفظ و قلم زباں
قاصر ہیں ترجمانیِ حالات کے لیے

اُٹھتی ہیں رحمتوں کی گھٹائیں ہر اک طرف
شاہِ اُمم کے فیض کی برسات کے لیے

مختارؔ جب بھی جاؤ دیارِ حبیب میں
گلدستۂ درود ہو سوغات کے لیے

☆☆☆

جس کے لیے ہے آپ کا گھربار آئینہ
بنتا وہی ہے صاحبِ کردار آئینہ

پروردگار تیرا یہ شہکار آئینہ
ثابت ہوا ہے کتنا مددگار آئینہ

جو چاہے اس کو دیکھ کے خود کو سنوار لے
حقانیت کا لائے ہیں سرکار آئینہ

دل میں سجایئے تو مقدر چمک اُٹھے
عشقِ رسول ہے وہ ضیابار آئینہ

فرمانِ مصطفیٰ کا ہے مفہوم دوستو
اک دوسرے کا ہوتا ہے کردار آئینہ

ممکن کہاں کہ بھول کے اس کو میں رہ سکوں
جس نے دکھایا دین کا مختار آئینہ

☆☆☆

غنچہ و گل میں بسا کر حق نے بوئے مصطفٰے
رشکِ جنّت کر دیا ہے باغِ کوئے مصطفٰے

عکسِ قرآنِ مبیں ہے عکسِ خوئے مصطفٰے
دیکھئے قرآں کو رکھ کے روبروئے مصطفٰے

اپنی اُمّت کی شفاعت میں وہ ہوں گے سجدہ ریز
اور اُمّت ہو گی محوِ جستجوئے مصطفٰے

اللہ اللہ یہ ادب یہ عشقِ اصحابِ کرام
گرنے تک دیتے نہ تھے آبِ وضوئے مصطفٰے

وہ بڑا بدبخت ہے جو ہو نہ اُن سے فیضیاب
رحمتوں کی ہیں رواں ہر سمت جوئے مصطفٰے

لطف اندوز آج بھی ہوتے ہیں عشاقِ نبی
آج بھی دیتی ہے خوشبو گفتگوئے مصطفٰے

تا کہ مرقد میں فرشتے کر نہ پائیں کچھ سوال
میرے چہرے پر لگا دو خاکِ کوئے مصطفےٰ

ذہن و دل کا گوشہ گوشہ بن گیا ہے عطر دان
یاد جب بھی آ گئی ہے گفتگوئے مصطفےٰ

نسخۂ اکسیر کتنا ہے مریضوں کے لیے
عائشہ سے پوچھئے تاثیر موئے مصطفےٰ

اے دل ناعاقبت اندیش اب تو ہی بتا
کون سا منھ لے کے جاؤں روبروئے مصطفےٰ

فتح و نصرت کی ضمانت بن گیا ہر جنگ میں
کس قدر مختاؔر ہے تاثیرِ موئے مصطفےٰ

کیا اُسے خوف اور کیا غم ہے
جو غلامِ رسولِ اکرم ہے

یاد میں اُن کی اب یہ عالم ہے
دل ہے مسرور آنکھ پُرنم ہے

آپ ہیں نورِ خالقِ عالم
آپ کا نور سارا عالم ہے

جو نہ توصیف سے کبھی پُر ہو
اُن کی توصیف کا وہ کالم ہے

گردشِ وقت اب زمیں پہ چل
ورنہ آسامنے اگر دم ہے

☆☆☆

یارب دکھا حبیب کا مجھ کو دیار ایک بار
دل کے چمن میں دیکھ لوں میں بھی بہار ایک بار

چھٹ جائے ہر گناہ کا گردو غبار ایک بار
روؤں درِ رسول پر زارو قطار ایک بار

جنّ و بشر ملک تمام کرتے ہیں جا کے سب سلام
موقع ہمیں بھی ہو عطا پروردگار ایک بار

آنکھوں میں رنگ و نور کے اسباب پیدا ہوں حضور
روضہ تمہارا دیکھ لوں بس ایک بار ایک بار

رحمت سے تیری اے خدا مختؔار کو ہو نصیب
پڑھ لے درِ رسول پر اشعار چار ایک بار

☆☆☆

ہلال بدر کیا بدر پھر ہلال کیا
مگر حضور کو خالق نے لازوال کیا

تمہارے فیض سے محروم کب رہا کوئی
سبھی کے زخمِ تمنا کا اندمال کیا

وہ ہے حرام جسے تم حرام ٹھہراؤ
وہی حلال ہے تم نے جسے حلال کیا

ستایا جب کبھی تنہائیوں کے لمحوں نے
تصوراتِ مدینہ سے دل نہال کیا

جو اُن کے دامنِ رحمت سے منسلک نہ ہوا
اُسی کو پائے حوادث نے پائمال کیا

مرے قدم تبھی مجبوریوں نے تھام لیے
درِ رسول پہ جانے کا جب خیال کیا

ہر ایک سمت سے مرجھا رہا تھا میں مختارؔ
انہیں کی یاد کے جھونکوں نے دل بحال کیا

☆☆☆

دیکھ لیں قد کبھی میناروں کے
ہوش اُڑ جائیں گے فنکاروں کے

آپ کے لمس کفِ پا کے طفیل
ذرّے ہمدوش ہوئے تاروں کے

دیکھ پائیں جو مدینے کی بہار
منھ اُتر جائیں چمن زاروں کے

دیکھ کر اُن کی عطا کا انداز
حوصلے بڑھ گئے ناداروں کے

کون کر پائے گا اوصاف بیاں
قصرِ اسلام کے معماروں کے

رحمت خاص کے حقدار ہیں یہ
کیا مراتب ہیں گنہگاروں کے

ہم شفاعت کی طلب میں مختؔار
ہو لیے ساتھ گنہگاروں کے

☆☆☆

آنکھوں کو نہ جب روئے انوار نظر آیا
پھر کچھ بھی نظر آیا بے کار نظر آیا

اظہارِ حقیقت کے اسباب تو لاکھوں ہیں
تو شاہدِ قدرت کا شہکار نظر آیا

جس شان سے قصرِ دیں تعمیر کیا تم نے
ایسا نہ کوئی اب تک معمار نظر آیا

اُس دور کا مرنا بھی آسان تھا لوگوں کا
اِس دور کا جینا بھی دشوار نظر آیا

گلشن ہو کہ صحرا ہو، بستی ہو کہ جنگل ہو
طیبہ کا ہر اک منظر گلزار نظر آیا

اخلاقِ شہِ دیں پر جب غور کیا ہم نے
ہر دور کا معیاری اخبار نظر آیا

جب ناخنِ الفت سے دل اپنا کریدا ہے
کیا تم سے کہیں کیا کیا مختؔار نظر آیا

☆☆☆

یہ بات بزرگوں نے بتائی ترے در کی
رب تک بھی رسائی ہے رسائی ترے در کی

کیا ہو گا ترے گنبد و مینار کا عالم
اونچی ہے سماوات سے کھائی ترے در کی

تولیں گے شہنشاہِ جہاں خود کو اسی سے
دکھلا دوں اگر ایک ہی پائی ترے در کی

لگتا ہے کہ یہ تیرے پسینے کا اثر ہے
خوشبو جو مری روح میں آئی ترے در کی

کرتا ہوں شب و روز تصور میں نظارہ
محسوس کروں کیسے جدائی ترے در کی

بھاری نہ ہو کیوں نامۂ اعمال ہمارا
تحریر ہے جب مدح سرائی ترے در کی

ایمان سے کہتا ہوں شہا میرے لیے تو
قالین سے بڑھ کر ہے چٹائی ترے در کی

جب میں نے تصور میں ترے در کو لیا ہے
سینے میں عجب روشنی آئی ترے در کی

وہ بھی نہیں محروم رہے تیری عطا سے
جن لوگوں کو عظمت نہیں بھائی ترے در کی

انسان تو انسان فرشتے تو فرشتے
مکڑی نے بھی تعظیم نبھائی ترے در کی

مختؔار کو آسائش دنیا سے غرض کیا
دیتی ہے مزہ آبلہ پائی ترے در کی

بخش دی کفر کو ایمان کی دولت کم ہے
کیا یہ سرکارِ دو عالم کی عنایت کم ہے

تُف! اگر غیر کی چوکھٹ پہ لگائیں عرضی
کیا ہمارے لیے دربارِ رسالت کم ہے

بزمِ ہستی میں فقط ایک ہی تھے ہیں بھی ایک
جتنی انسان کرے ان سے محبت کم ہے

تو کہاں اور کہاں خلدِ بریں اَے مختاؔر
تیرے جیسوں کی جو جائے شفاعت کم ہے

☆☆☆

جس کو نبی کی رحمت بھرپور حوصلہ دے
ناموسِ دیں کی خاطر، وہ کیوں نہ سر کٹا دے

دندانِ مصطفیٰ تو دندانِ مصطفیٰ ہیں
مس ہو کے دستِ انور لکڑی کو جگمگا دے

سرکار کے علاوہ ، ہے کون اس جہاں میں
پتھر کو ایک پل میں ،جو آئینہ بنا دے

وہ بھینی بھینی راتیں ،وہ دل نشین صبحیں
وہ جگمگاتے منظر،طیبہ کے پھر دکھا دے

آنکھیں ملائیں گے پھر،شمس وقمر سے ہم بھی
خاکِ درِ مدینہ ،منھ پر کوئی لگا دے

اے کاش اہل محشر بالکل نہ دیکھ پائیں
رحمت نبی کی مجھ کو ،ایسی جگہ چھپا دے

مختؔار معتبر غم سرکار کا طلب کر
بارِ غمِ جہاں کو ،پھرتا ہے لادے لادے

☆☆☆

مصطفٰے صلِّ علی صلِّ علی کی معراج
مرحبا مرحبا محبوب خدا کی معراج

تذکرہ آپ نے اللہ سے کر کے آقا
غائبانہ سہی امت کو عطا کی معراج

گرم بستر ملا، ہلتی ہوئی زنجیر ملی
لوٹ کر آ بھی گئے کر کے وِلا کی معراج

نزع کے وقت اگر آپ کی آمد ہو جائے
پھر تو ہو جائے گی واللہ قضا کی معراج

جب نمازوں میں تشہد کا مقام آتا ہے
یاد آ جاتی ہے شہکار خدا کی معراج

اپنے محبوب کی عظمت تھی دکھانا مقصود
عرشِ اعظم پہ بلا کر جو عطا کی معراج

حاضری دیتی ہے جا جا کے وہاں اے مختؔار
روز ہوتی ہے جہاں بادِ صبا کی معراج

☆☆☆

آقا کی بارگاہ میں ہم جب بھی جائیں گے
پہلے تو خوب اشکِ ندامت بہائیں گے

جرأت بھی کر سکیں گے نہ لب کھولنے کی ہم
کیفیّتِ حیات انہیں کیا سنائیں گے

ہم کو بھی چاہئے کہ مطیعِ رسول ہوں
یہ اور بات ہے کہ وہ جنت دلائیں گے

صحنِ حرم سے دیکھ کے گنبد کو بار بار
آنکھوں کو اپنی اور بھی روشن بنائیں گے

کیسے زباں کھلے گی بھلا اُن کے سامنے
اشکوں سے ترجمانیِ دل ہم کرائیں گے

سرکار پردہ پوشی کریں گے اگر نہ آپ
ہم سے گنہگار کہاں منہ دکھائیں گے

مختؔار ہم ہیں لاکھ سراپا خطا شعار
محشر میں وہ خدا سے مگر بخشوائیں گے

☆☆☆

ایک لمحہ بھی طیبہ سے کیوں دور ہو
عشق سرکار سے دل جو معمور ہو

تب غلامی کا حق ہو سکے گا ادا
جو انہیں ہو وہی خود کو منظور ہو

صدق دل سے انہیں یاد تو کیجئے
ایک پل میں ہر اک رنج کافور ہو

نعتِ شاہِ اُمم کہہ رہا ہوں ابھی
اے خیالِ جہاں دور ہو دور ہو

اُن کی رحمت کے بن خلد میں جانے سے
میں بھی مجبور ہوں تم بھی مجبور ہو

جس کو محبوبِ رب کی غلامی ملے
ایسی نسبت پہ دل کیوں نہ مغرور ہو

ناز مجھ پر کرے گی شہنشاہیت
اُن کو میری گدائی تو منظور ہو

اس کو دنیا کی خوشیوں سے کیا واسطہ
جو غم شاہ طیبہ سے مسرور ہو

ہو غلامِ غلامانِ مختارِ کُل
پھر بھی مختارؔ تم اتنے رنجور ہو

ابھر آتے ہیں اکثر چشم تر میں
مدینے کے جو منظر ہیں نظر میں

اگر آقا نہ ہم سب کو بتاتے
تو کیسے فرق ہوتا خیر و شر میں

کوئی ماحول ہو کیسے بھی دن ہوں
رہے سرکار کی سیرت نظر میں

نہ چھیڑیں آپ دنیا کے قصیدے
ابھی طیبہ کے منظر ہیں نظر میں

اگر کسب ضیاء کرتا نہ ان سے
کہاں سے روشنی آتی قمر میں

☆☆☆

اے صبا جا کر بتادینا مرے سرکار کو
خاک طیبہ کی طلب ہے آپ کے بیمار کو

ابر پارے تو ہواؤں سے ہی اُڑ جاتے ہیں سب
کیوں گھٹا کہدیں ہم ان کے گیسوئے خم دار کو

سنگ ریزے مل گئے دشتِ مدینہ کے ہمیں
کیوں طلب آخر کریں ہم درہم و دینار کو

شہر طیبہ کی ہوائیں یاد جب جب آئی ہیں
تقویت حاصل ہوئی تب تب دلِ بیمار کو

سوچتا ہوں رُوبرُو اُن کے زباں کیسے کھلی
حالِ دل اپنا سنا آئے ہیں جو سرکار کو

☆☆☆

ہر ایک قول و عمل ، ترجمانِ رحمت ہے
حضور آپ کا اُسوہ جہانِ رحمت ہے

ہے پیکر آپ کا شہکار دستِ قدرت کا
کہ بے نشاں کا مکمل نشان رحمت ہے

زمین طیبہ کے ذرّے ہیں رشکِ شمس وقمر
نبی کا لمس قدم آسمانِ رحمت ہے

زمانہ کیوں نہ بھلا اس کے غور و فکر کرے
ہر ایک لفظ میں ضم داستانِ رحمت ہے

نگاہ سارے زمانے کی ہے اسی جانب
حضور آپ کا در آستانِ رحمت ہے

مرے مکاں میں نہ کیوں رحمتوں کی بارش ہو
مری نظر میں سراپائے جان رحمت ہے

کرے گا حشر میں خورشید حشر کیا مختاؔر
سروں پہ سایہ فگن سائبان رحمت ہے

☆☆☆

ادب سے سر وہاں نیچا کریں گے
در اشک ندامت وا کریں گے

درِ اقدس پہ دے کر حاضری ہم
نظارہ شہرِ طیبہ کا کریں گے

لہو دینے وہ طائف جارہے ہیں
کہ نابیناؤں کو بینا کریں گے

ارے وہ رحمت اللعالمیں ہیں
کریں گے جو بھی وہ اچھا کریں گے

شرف حاصل ہو پہلے حاضری کا
یہ دل ہی جانتا ہے کیا کریں گے

ریاض الجنۃ سے دیکھیں گے اُن کو
کبھی خود کی طرف دیکھا کریں گے

نہ اُن پر جان تک دے پائیں گے ہم
تو پھر کیا مفت میں سودا کریں گے

اُترتے جارہے ہیں دل میں آقا
وہی پتھر کو اب ہیرا کریں گے

شفیع حشر ہیں مختارؔ وہ تو
غلاموں کو نہیں رسوا کریں گے

جو کئے ہیں سنگ پارے معتبر
ہیں وہی خوش رنگ تارے معتبر

پھر شفاعت پر نہ کیوں ہو اعتبار
اَن گنت جب ہیں سہارے معتبر

گلشنِ ہستی میں دیکھے بے شمار
چند ہی نکلے نظارے معتبر

چاہے جس کی اقتدا کر لیجئے
سب ہیں آقا کے ستارے معتبر

اُن کی رحمت کام آئی حشر میں
تھے عمل ہی کب ہمارے معتبر

کر لیے جتنے بھی شامل نعت میں
ہو گئے وہ لفظ سارے معتبر

یاد میں مختؔار اُن کی جو بہے
ہو گئے وہ اشک سارے معتبر

☆☆☆

کوہِ فاراں سے جو اُڑی خوشبو
ساری دنیا میں وہ گئی خوشبو

خاکِ طیبہ کی دائمی خوشبو
ہم نے چہرے پہ بھی ملی خوشبو

آپ کے پھول جیسے لفظوں کی
ذہن میں ہے رچی بسی خوشبو

جو بھی خارِ مدینہ چومتے ہیں
اُن سے آتی ہے جنتی خوشبو

مومنوں کے دلوں میں رہتی ہے
مستقل اہل بیت کی خوشبو

یاد کے جھونکے جب بھی آئے ہیں
کی ہے محسوس آپ کی خوشبو

ہے مدینے میں آج بھی مختارؔ
کوچہ کوچہ گلی گلی خوشبو

☆☆☆

آپ سے جن کو بشارت مل گئی
اُن کو دنیا میں ہی جنت مل گئی

سر چھپانے کو ہمیں چھت مل گئی
نعت گوئی کی سعادت مل گئی

گردشِ ایّام کیا آئے گی پاس
ہم کو آقا کی حمایت مل گئی

مشک و عنبر کیا اُسے راس آئیں گے
شاہِ دیں کی جس کو نکہت مل گئی

لوٹ کر مختار کیوں وہ آئے گا
جس کو طیبہ میں سکونت مل گئی

☆☆☆

وہ عشقِ لازوال مرے کردگار دے
بارِ غمِ حیات جو سر سے اُتار دے

جس کو خزاں کے ہاتھ نہ چھو پائیں حشر تک
اسلام کے چمن کو وہ فصلِ بہار دے

ہر اک اصول خندہ جبیں سے کروں قبول
اسلام کے مزاج سے اس درجہ پیار دے

اشعار حمد و نعت کے لکھنا ہیں اے خدا
مفہوم دل نواز قلم شاندار دے

مختؔار کو عطا ہو مزاجِ قلندری
خواہش کے ناگ جسم کے اندر جو مار دے

☆☆☆

علم و عرفان سینہ بہ سینہ ملا
اِن فقیروں سے ہم کو خزینہ ملا

نعتِ شاہِ امم کے لیے شاعرو
خوب موضوعِ شہرِ مدینہ ملا

بے قراروں کو جیسے قرار آگیا
مژدۂ تاجدارِ مدینہ ملا

جب تصوّر بھنور میں کیا آپ کا
ہم کو لہروں کے اندر سفینہ ملا

گردشِ وقت رُک اُن کو آنے تو دے
میرے سینے سے تب آ کے سینہ ملا

میکدے سے مدینے کے پیتے ہیں جو
مت گلابوں سے اُن کا پسینہ ملا

ناخنِ عشق سے کھرچا مختارؔ جب
دل میں حبِّ نبی کا دفینہ ملا

☆☆☆

روزِ اول سے بیاں ہوتا رہا قصہ ترا
تذکرہ ہوتا رہے گا تا ابد آقا ترا

کس قدر اونچا ہے اس پر تبصرہ کرتے نہیں
ہے خدا کے بعد سب سے مرتبہ اونچا ترا

ہر بلندی نے اُچھل کر کوششیں کر لیں مگر
چھو نہیں پائی کوئی بھی آج تک ٹخنا ترا

ہو رہی ہے ہر طرف سیراب ساری کائنات
دونوں عالم کے لیے ہے فیض کا دریا ترا

اولیاء اللہ کا جلوہ نہ جس کو دِکھ سکا
کس طرح دیکھے گا پھر وہ یا نبی جلوہ ترا

جس کو چاہے رحمتوں کے تو سمندر بخش دے
کافی ہے مختار کو رحمت کا اک چھینٹا ترا

☆☆☆

ہم پر بھی ہو رحمت کی نظر شاہِ مدینہ
حاضر ہیں لیے کاسۂ سر شاہِ مدینہ

ہے کون جو پونچھے مرے اشکوں کی لکیریں
مدّت سے ہوں با دیدۂ تر شاہِ مدینہ

جو آپ کے جلووں کی تمنا بھی نہ کر پائے
کس کام کی ہے ایسی نظر شاہِ مدینہ

ایسی جگہ محشر میں ہمیں آپ چھپائیں
ہم آئیں نہ خود کو بھی نظر شاہ مدینہ

سر پر مرے بس آپ کا ہو دستِ حمایت
ہو جائے گا ہر معرکہ سر شاہ مدینہ

ہے خالقِ کونین اگر خالقِ کونین
ہیں شاہِ مدینہ بھی مگر شاہِ مدینہ

چہرے پہ مدینے کی ذرا گرد لگا لی
تکتے ہیں مجھے شمس و قمر شاہِ مدینہ

ہم جیسے گنہگار کہاں جاتے بتاؤ
ہوتے نہ مہربان اگر شاہِ مدینہ

مختؔار وہ اللہ نے ادراک دیا ہے
رکھتے ہیں دو عالم کی خبر شاہِ مدینہ

☆☆☆

یہ بھی بخشش ہی کی صورت نکلی
اُن کی ان ہونٹوں سے مدحت نکلی

ناخنِ عشق سے کھرچا جب جب
دل میں سرکار کی الفت نکلی

ان کے دیوانوں میں دیکھا ہم نے
تو شرافت ہی شرافت نکلی

جس طرف پیکر رحمت نکلے
ساتھ اللہ کی رحمت نکلی

پیروی کرتا رہا جو اُن کی
ڈھونڈنے خود اسے جنت نکلی

اُن کے اخلاق کریمانہ پڑھے
دل سے تب لوگوں کی نفرت نکلی

غور جب ہم نے حدیثوں پہ کیا
جملے جملے سے نصیحت نکلی

☆☆☆

اسی کی زندگی تو زندگی ہے
مدینے میں جسے موت آ گئی ہے
جو دربارِ رسالت میں رہی تھی
وہی کیفیّتِ دل آج بھی ہے
بہت ہی پرکشش ہے شہر بطحا
مگر شہرِ نبی شہرِ نبی ہے
نہ چھیڑو تذکرہ خلد بریں کا
تصور میں ابھی اُن کی گلی ہے
نہیں دیکھا تھا جب تک آرزو تھی
تڑپ تو اب مدینے کی بڑھی ہے
میں خالی جسم لے کر آگیا ہوں
دلِ مضطر مدینے میں ابھی ہے
وہاں کی روشنی کو کیا لکھوں میں
اندھیروں میں جہاں کے روشنی ہے
میں دربارِ مدینہ دیکھ آیا
مجھے میری نظر اب دیکھتی ہے
نظر مختؔار کس کس پر جماتے
ہر اک منظر وہاں کا دیدنی ہے

☆☆☆

بن کے مخلوقات پر بارانِ رحمت آئے ہیں
محسنِ انسانیت شہکارِ قدرت آئے ہیں

دور کرنے کے لیے کفر و ضلالت آئے ہیں
مصطفٰے صلی علیٰ لے کر شریعت آئے ہیں

آ گیا اُن کی بدولت ہم کو مرنے کا شعور
زندگی کے ضابطے اُن کی بدولت آئے ہیں

وہ وسیلہ شانِ قدرت کا ہی اک شہکار ہے
جس وسیلے سے ہمیں احکامِ قدرت آئے ہیں

کہہ رہے ہیں مسجد اقصیٰ کے سب دیوار و در
انبیاء کی مصطفٰے کرنے امامت آئے ہیں

آپ نے فرمائی آقا رہبروں کی رہبری
قائدوں کی آپ فرمانے قیادت آئے ہیں

فیض و الطاف و کرم کا ایک پیکر ہیں حضور
آپ سکھلانے زمانے کو سخاوت آئے ہیں

اُمّتِ عاصی بتاؤ کس طرح گھبرائے پھر
سرورِ کونین تو بہر شفاعت آئے ہیں

سرورِ کون و مکاں کی محفل میلاد میں
پیش کرنے ہم بھی اے مختارؔ مدحت آئے ہیں

☆☆☆

کیف و مستی چھائی دل پر ان کا روضہ دیکھ کر
خشک آنکھیں ہو گئیں تر، ان کا روضہ دیکھ کر

حضرتِ انسان کی کیفیتوں کا ذکر کیا
رقص کرتے ہیں کبوتر ان کا روضہ دیکھ کر

زائرین طیبہ سے جاکر ذرا پوچھے کوئی
کیسے واپس آئے ہیں گھر ان کا روضہ دیکھ کر

قلبِ مضطر کے سبھی ارمان ہو جاتے ہیں ختم
کون دیکھے اور منظر ان کا روضہ دیکھ کر

میں تصور کو جما کر عالم تنہائی میں
دل کو بہلاتا ہوں اکثر ان کا روضہ دیکھ کر

سوچنے سے ہی نظر کو تازگی مل جائے گی
کیوں نہ ہو پھر دل معطر ان کا روضہ دیکھ کر

مقصدِ بینائی اے مختارؔ تب حاصل ہوا
جب ہوئیں آنکھیں منوّر ان کا روضہ دیکھ کر

☆☆☆

بادیدۂ تر آپ کا در دیکھ رہے ہیں
دامن پہ بھی اشکوں کے گہر دیکھ رہے ہیں

سرکار گئے عرش پہ اور حضرتِ جبریل
سدرہ پہ کھڑے راہِ سفر دیکھ رہے ہیں

بے کیف سے لگنے لگے اب سارے مناظر
ہم جب سے تصوّر میں وہ در دیکھ رہے ہیں

سرکار زبوں حالیٔ امّت کا یہ عالم
دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہے ہیں

دیوانوں کی نظروں کا ہے مختؔار یہ عالم
وہ طیبہ کے ذرّوں میں قمر دیکھ رہے ہیں

☆☆☆

قطعہ

دیکھ کر طیبہ کا منظر آ گیا کر کے آنکھوں کو منوّر آ گیا
اپنی پروازِ تصوّر سے ہی میں روضۂ انور پہ ہو کر آ گیا

☆☆☆

کون واقف تھا یہاں اسلام سے
انقلاب آیا ترے پیغام سے

کام لے لیتا ہوں اُن کے نام سے
پوچھ لیجے گردشِ ایام سے

جب سے اُن کے نام پر مرنے لگے
زندگی کٹنے لگی آرام سے

نور کا لاتی ہے صدقہ ہر سحر
شہرِ طیبہ کی سہانی شام سے

جان دیتے ہیں جو اُن کے نام پر
وہ نوازے جائیں گے انعام سے

جب کبھی بھی ہوگا ذکرِ کائنات
ابتداء ہوگی تمہارے نام سے

یادِ طیبہ مستقل رہنے لگی
لمحہ لمحہ لگ چکا ہے کام سے

☆☆☆

نبی کی زندگی کا فلسفہ اول سے آخر تک
سراسر معجزہ ہی معجزہ اوّل سے آخر تک

محبت کی نگاہوں سے کلام اللہ کو پڑھئے!
نبی کا ہی ملے گا تذکرہ اول سے آخر تک

گنا پائے گا کیسے کوئی اعجازات آقا کے
ہے اُن کی ذاتِ اقدس معجزہ اول سے آخر تک

انہیں کی ذات اقدس وجہِ تخلیقِ دو عالم ہے
انہیں کے نور کا ہے دائرہ اول سے آخر تک

وہ آدم ہوں کہ یحیٰ ہوں وہ موسیٰ ہو کہ عیسیٰ ہوں
بِلا شک ہے انہیں کا سلسلہ اوّل سے آخر تک

نہ کر پرواہ کچھ نقصان کی عشقِ شہِ دیں میں
اگر تو چاہتا ہے فائدہ اول سے آخر تک

احادیث شہِ کونین سے مختاؔر تم سیکھو
نظامِ زندگی کا قاعدہ اوّل سے آخر تک

☆☆☆

کون سے منہ سے کہوں طیبہ نہ جانے کے لیے
کون سا منہ لے کے جاؤں منہ دکھانے کے لیے

اُن کے روضے پر مِلے جب سر جھکانے کے لیے
موت ہی پھر آئے میرا سر اُٹھانے کے لیے

ڈھونڈتے رہتے ہیں موقع تاجدارِ وقت بھی
آپ کی چھوکھٹ سے پیشانی لگانے کے لیے

اے مسلماں قوّت بازو ہی بس کافی نہیں
دانت بھی کام آتے ہیں پرچم اٹھانے کے لیے

کاغذِ دل پر کوئی تو شعر لکھ لے نعت کا
کچھ تو ہو مختارؔ محشر میں دکھانے کے لیے

☆☆☆

قطعہ

ندامت سے پلکیں بھگونا مبارک   گناہوں کو اشکوں سے دھونا مبارک
وہ منظر جو طیبہ میں جلوہ نما ہیں   انہیں یاد کر کر کے رونا مبارک

☆☆☆

دل مرا جب کبھی نورانی فضا مانگے گا
شہرِ سرکار دوعالم کا پتا مانگے گا

اور کیا خاک مدینہ کے سوا مانگے گا
جو ہے بیمارِ محبت وہ شفا مانگے گا

چاہئے ہوگا جسے گنبدِ خضریٰ کا طواف
وہ پرندہ تو مدینے کی فضا مانگے گا

مجھ کو رہتی ہے فقط خاکِ مدینہ کی طلب
دل یہی چیز وہاں بیش بہا مانگے گا

اُس کی فرمائے گا اللہ تعالیٰ مقبول
جو شہِ دیں کے وسیلے سے دعا مانگے گا

ان کے تو دستِ عنایت کی نہیں کوئی مثال
کیا پتا دل مرا سرکار سے کیا مانگے گا

اُس کو خورشید قیامت کی تپش کیا مختارؔ
اُن کے جو دامنِ رحمت کی ہوا مانگے گا

☆☆☆

صحن اور گنبد و مینار کی باتیں کیجے
شاہِ کونین کے دربار کی باتیں کیجے

ذکرِ دنیا کا نہ بیکار کی باتیں کیجے
بزمِ سرکار ہے سرکار کی باتیں کیجے

ذکر کرنا ہے تو بس کیجے شہِ طیبہ کا
آپ زر اور نہ زردار کی باتیں کیجے

تذکرہ گلشن طیبہ کا چھڑے جب بھی کہیں
تب ہر اک گل کی ہر اک خار کی باتیں کیجے

چھوڑئے چاند ستاروں کے قصیدے مختاؔر
بس اسی حسنِ ضیابار کی باتیں کیجے

☆☆☆

قطعہ

باخُدا اُن کے آستانے پر فخر کرتے ہیں سر جھکانے پر
جنکے آنے سے پہلے ہی مختاؔر رحمتیں چھا گئیں زمانے پر

☆☆☆

بوسے لیے جو دشتِ مدینہ میں خار کے
پیچھے ہمارے لگ لیے موسم بہار کے

ارمان طیبہ جانے کا پورا تو ہو گیا
مشکل سے دن گزار ملے انتظار کے

اُن کو درِ حضور سے کیا کچھ نہیں ملا
آئے ہیں جو زمانے کو ٹھوکر سے مار کے

پھر کیوں نہ رحمتوں سے شرابور میں رہوں
نیچے کھڑا ہوا ہوں میں اک آبشار کے

ہاتھوں میں اب تو دامنِ سرکار آ گیا
جنت بھی دن گزارے گی اب انتظار کے

میرا بھی نام اُن کے غلاموں میں درج ہے
تیور میں کیسے دیکھوں کسی تاجدار کے

عشقِ نبی میں ڈوب کے مختارؔ دیکھئے
منظر دکھیں گے آپ کو رحمت کی پھوار کے

☆☆☆

نبی کے ذکر کی تابش
دلِ مضطر کی آسائش
ربیع النّور کے صدقے
ہر اک جانب ہے آرائش
کہو نعتِ نبی لیکن
ذرا سی بھی نہ ہو لغزش
کئے جاتا ہوں آقا سے
میں فرمائش پہ فرمائش
خدایا نعتِ احمد ہی
بنے سرمایۂ بخشش
سوا حبِّ شہ دیں کے
نہیں ہے دل میں گنجائش
وہ خود ہی جانتے ہیں سب
میں ظاہر کیا کروں خواہش
لکھوں نعتِ نبی کیسے
قلم پر چھائی ہے لرزش
سنو مختارؔ مدحت ہی
فقط ہے کام کی کاوش

☆☆☆

آمدِ شاہ اُمم ہی کی تو یہ تاثیر ہے
آج دنیا بھر میں جو اسلام کی تنویر ہے

آپ سب کچھ جانتے ہیں دل پہ جو تحریر ہے
میری خاموشی مرے جذبات کی تفسیر ہے

جب سے در بارِ رسالت کی زیارت ہو گئی
تب سے دُھندلی دُھندلی اس دنیا کی ہر تصویر ہے

صرف اتنا جانتا ہوں جاؤں گا طیبہ مگر
یہ خدا جانے کہ اب جانے میں کیا تاخیر ہے

عہد حاضر کے اندھیرے پاس اب آتے نہیں
میرے ذہن و دل میں جب سے آپ کی تنویر ہے

پھر بھلا کیسے نہ وہ ہر قید سے آزاد ہو
جس کے پیروں میں تمہارے پیار کی زنجیر ہے

سیدِ کونین کے منگتاؤں کی فہرست میں
ناز کر مختارؔ تیرا نام بھی تحریر ہے

☆☆☆

ہر وقت جلوہ سرورِ کونین کا ملے
بینائیوں کو ایسا کوئی آئینہ ملے

جس کی نظر کو جلوۂ خیرالوریٰ ملے
اس کی نظر سے کیسے نظر پھر مِلا ملے

معلوم ہو جسے شہِ ابرار کا پتہ
پروردگار ہم کو اُسی کا پتہ ملے

آقا نے پھونک مار کے جس کو بجھا دیا
پھر وہ چراغ کیسے کسی کو جلا ملے

آئے خیالِ مصطفٰے جب بھی مرے خدا
سو جاؤں پھر بھی ذہن مرا جاگتا ملے

اُس کو تو آسماں کی بلندی بھی کچھ نہیں
دامن جسے بھی سرورِ کونین کا ملے

مختارؔ ان کے روضے پہ مرنا تو ہو نصیب
تب جا کے زندگی کو نیا حوصلہ ملے

☆☆☆

طیبہ کے حسیں گنبد و مینار کی باتیں
اب آؤ کریں سیدِ ابرار کی باتیں

آ آ کے فرشتے بھی وہاں ہوتے ہیں شامل
محفل میں جہاں ہوتی ہیں سرکار کی باتیں

پھر اُن سے کوئی بات چھپی ہی نہیں رہتی
ہوتی ہیں عیاں جن پہ بھی سرکار کی باتیں

گرویدہ وہ ہوتا تھا دل و جان سے فوراً
سُن لیتا تھا جو احمدِ مختار کی باتیں

اس پر نہ بھلا کیسے ہو انوار کی بارش
جو کرتا رہے پیکرِ انوار کی باتیں

طیبہ کے بیاباں ہیں تصوّر میں ہمارے
چھیڑو نہ ابھی تم کسی گلزار کی باتیں

ٹھنڈک یہی پہنچائیں گی محشر کی تپش میں
مختؔار کرو احمدِ مختار کی باتیں

☆☆☆

سنہری جالی سے پھوٹی جو رحمتوں کی پھوار
چمن کی چھوڑیئے بنجر پہ آگئی ہے بہار

فضائے شہر مدینہ کا ہو نظر میں خمار
تو کیوں نہ آئے گلستانِ زندگی پہ بہار

پھر اُن کے تلوۂ انور پہ کیسا ہو گا نکھار
ستارے شمس و قمر جن کے نقشِ پا پہ نثار

انہیں کی یاد ہمہ وقت مضطرب رکھے
خدا کرے نہ کبھی آئے میرے دل کو قرار

غلامِ حضرتِ ثقلین کیسے ہوتا میں
اگر کرم نہ کیا ہوتا آپ نے سرکار

درِ رسول پہ جانے کا اتفاق تو ہو
بصد خلوص سناؤں گا نعت کے اشعار

عجب نہیں ہے کہ سرکار یہ بھی فرمادیں
سناؤ اور سناؤ ابھی ذرا مختار

☆☆☆

جو بھی رسولِ اکرم سے وابستہ ہے
سچ پوچھو تو صرف مقدر اس کا ہے

اُن کا دل تو ایسا کرم کا دریا ہے
ہر اک دریا دل بھی کرم کا پیاسا ہے

ہر اونچائی ملتی ہے اُن کے در سے
یہ معیارِ بلندی ان کے در کا ہے

ایسا لگتا ہے آقا کے روضے سے
چند قدم پر جنّت کا دروازہ ہے

اِس کی تو تائید ملک بھی کرتے ہیں
اُن کا اک اک لفظ خدا کا ہوتا ہے

ایسے ہی مخلوق میں وہ اکلوتے ہیں
تاروں میں جس طرح قمر اکلوتا ہے

نعتِ شہِ ابرار سدا لکھتے رہنا
کار آمد مختاؔر یہی سرمایہ ہے

☆☆☆

جو کسی نے نہ سنا اور نہ دیکھا ہو گا
حشر میں اُن کے غلاموں کا وہ جلوہ ہوگا

جب کہ سرکارِ دو عالم کا بھی آنا ہو گا
کیسے پھر قبر میں بتلاؤ اندھیرا ہوگا

آج طیبہ کے مناظر ہیں تصور میں بہت
آج لگتا ہے کہ جنّت کا نظارہ ہو گا

اُن کے قدموں پہ مچل جاؤں گا وقت آنے دو
یہ بھی لوگوں کے لیے ایک تماشہ ہو گا

آپ کے دامن شفقت کو میں کیسے چھوڑوں
آپ سے اور زیادہ کوئی اپنا ہوگا

دے گا پروانۂ بخشش تو خدا ہی لیکن
بخشوانے کا فقط کام تمہارا ہو گا

تا کہ اعمال سے میرے نہ ہوں شرمندہ آپ
اہلِ محشر سے چھپا کر مجھے رکھنا ہو گا

☆☆☆

عاملِ سنّتِ خدا ہوں میں
یعنی مدّاحِ مصطفٰے ہوں میں

سب سے دامن چھڑا رہا ہوں میں
دوستو طیبہ چل دیا ہوں میں

دل غمِ مصطفٰے میں ڈوبا ہے
اس لیے مسکرا رہا ہوں میں

گردِ راہِ مدینہ مَل مَل کر
اپنا چہرہ نِکھارتا ہوں میں

یا الٰہی پئے شبِ معراج
فیضِ سرکار مانگتا ہوں میں

ہے تصور میں گنبد خضرٰی
جشنِ طیبہ منا رہا ہوں میں

نعت مختؔار جب بھی کہتا ہوں
دل اچھلتا ہے کانپتا ہوں میں

☆☆☆

سرورِ عالم نورِ مجسّم
صلی اللہ علیہ وسلم

ان کی فرقت بے چینی ، غم
یادیں ان کی درد کا مرہم

اُن کا روضہ جگمگ جگمگ
نورانی نورانی ہر دم

ان کا ذکر لبوں پر ایسا
جیسے پھولوں پر ہو شبنم

ہم اُن کے ہیں جن کے صدقے
حق نے بنائے دونوں عالم

دورِ جہالت میں لہرایا
فاراں پر اسلامی پرچم

بخشش کو مختار کی ہیں تو
شافعِ محشر محسنِ اعظم
صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆

جس نے طیبہ کے لیے پاؤں نکالے گھر سے
بندھ گیا برکت و رحمت کا عمامہ سر سے

خاک چہرے پہ لگا آئیں درِ سرور سے
پھر ملائیں گے نظر ہم بھی مہہ و اختر سے

روضۂ شاہ کی جالی کو لگائیں سر سے
اُس گھڑی روح نکل جائے ہماری سر سے

مرتبہ اور بڑھا دخترِ پیغمبر سے
راستہ نکلا ولایت کا علی کے گھر سے

تاجداروں کے بھی سر جھکتے ہیں اُس کے آگے
جس کی پیشانی لگی رہتی ہے اُن کے در سے

جس کے ہیں شاہِ اُمم فکر و نظر کا مرکز
مختلف اس کے ہیں حالات زمانے بھر سے

روز ہی ہوتی ہے مختؔار کرم فرمائی
یادِ سرکار بہت خوش ہے دلِ مضطر سے

☆☆☆

جو نعتِ نبی گنگناتے رہیں گے
گلوں کی طرح مسکراتے رہیں گے

جنہیں ہو گی قربت حبیبِ خدا سے
خدا کو وہ نزدیک پاتے رہیں گے

سدا آگ بھڑکا کے عشقِ نبی کی
لگی آگ دل کی بجھاتے رہیں گے

کرو تذکرہ گلشنِ مصطفیٰ کا
مہکتے خیالات آتے رہیں گے

غلامِ نبی یوں ہی جشن ولایت
مناتے رہے ہیں مناتے رہیں گے

لگی ہو گی جن پر بھی خاکِ مدینہ
وہ چہرے سدا جگمگاتے رہیں گے

یہ مختار طیبہ کی گلیوں کے ذرّے
ستاروں سے آنکھیں ملاتے رہیں گے

☆☆☆

گلشن صحرا دریا چشمے آپ کے نام
بادل، سورج، چاند، ستارے آپ کے نام

آپ کا نام لکھا ہے میری سانسوں پر
سارے ارماں سارے جذبے آپ کے نام

ساری خلقت کا مختار بنایا ہے
رب نے کیئے ہیں عالم سارے آپ کے نام

ہر مضمون سے پہلے ہم نے حمد کے بعد
لکھّے ہیں تمہیدی جملے آپ کے نام

آپ کے ناموں ہی سے حلاوت ملتی ہے
نرم و نازک پھولوں جیسے آپ کے نام

ہر اک حرف سے آپ کی خوشبو آتی ہے
سارے ہیں اشعار ہمارے آپ کے نام

محشر میں مختؔار کے یہ کام آ جائیں
اب تک جتنے اشک بہائے آپ کے نام

☆☆☆

تبھی تو جینے کا ہم کو سلیقہ آیا ہے
طریقِ زندگی آقا نے جب سکھایا ہے

دلوں میں جب ہوئے روشن چراغِ عشق نبی
تو جا کے جادۂ حق ہم نے ڈھونڈ پایا ہے

نبی نے عرش پہ اُمّت کا تذکرہ کر کے
ہر امّتی کا بہت مرتبہ بڑھایا ہے

گناہ گاروں کے چہروں پہ آگئی رونق
جہاں جہاں پہ کرم اُن کا یاد آیا ہے

ہمارے دل میں بھی دنیا رچی بسی ہوتی
تمہارے فضل و کرم نے ہمیں بچایا ہے

حضور آپ کی الفت نہیں ہے جس دل میں
وہ بدنصیب شریعت سمجھ نہ پایا ہے

جو نیک لوگ ہیں مختؔار ان کا ذکر ہی کیا
حضور نے تو بدوں کو گلے لگایا ہے

☆☆☆

رکی گئی ہر چیز جہاں پر تھی وہیں پر
سرکارِ دو عالم جو گئے عرشِ بریں پر

احساس بلندی کا ہے طیبہ کی زمیں پر
محسوس یہ ہوتا ہے کہ ہیں عرشِ بریں پر

آیا ہے نظر گنبد سرکار جہاں سے
اللہ قسم جم گئیں آنکھیں بھی وہیں پر

آقا کو سرِ حشر تبھی چہرہ دکھاؤں
نعلین کے آجائیں نشاں میری جبیں پر

سرکارِ دو عالم کو پکارو تو یہاں سے
دیکھو ابھی آجائیں گے سرکار یہیں پر

میں روز مدینے کا سفر کرتا رہوں گا
پرواز اگر کرنے کو مل جائیں کہیں پر

تم اپنی حفاظت میں ہی مختارؔ کو رکھنا
ڈاکہ نہ کوئی ڈال دے ایمان و یقیں پر

☆☆☆

اگر چہ لاکھ پردوں میں نہاں ہو
خیالوں میں تو میرے ضوفشاں ہو

خدایا جب مری جانے کو جاں ہو
نظر میں گنبدِ خضریٰ عیاں ہو

تمہارا ہی نشاں ہے ہر نشاں پر
مکمل تم نشانِ بے نشاں ہو

عطا کردہ خدا کی رحمتوں کا
تمہیں سرکار بحرِ بیکراں ہو

ڈروں کیوں مشکلات زندگی سے
کہ جب سرکار مجھ پر مہرباں ہو

سبھی میں روشنی ہے آپ ہی سے
قمر ہو، شمس ہو یا کہکشاں ہو

یہ مانا دور ہو مختؔار لیکن
نظر میں تو اُنہیں کی ہو جہاں ہو

☆☆☆

بارشِ فیض میں نہائے لوگ
محفلِ نعت میں جو آئے لوگ

یادِ سرکار میں سرِ محفل
دیپ اشکوں کے ہیں جلائے لوگ

ان کی جانب بھی ہو نگاہِ کرم
بارِ ہجراں جو ہیں اُٹھائے لوگ

بارگاہِ نبی سے آتے وقت
آنسوؤں کو نہ روک پائے لوگ

آپ ہی رحمت دو عالم ہیں
آپ ہی سے ہیں لو لگائے لوگ

ذکرِ میلاد کی کہیں نہ کہیں
ملتے ہیں انجمن سجائے لوگ

روضۂ مصطفےٰ پہ اے مختارؔ
دست بستہ ہیں سر جھکائے لوگ

☆☆☆

آسمانوں پر تھی کس درجہ شہِ طیبہ کی دھوم
حضرتِ جبریل سے پوچھو شبِ اسرا کی دھوم

دستِ قدرت سے ملی ہیں آپ کو وہ خوبیاں
ہے حسینانِ جہاں میں بھی رخِ زیبا کی دھوم

لو ربیع النّور کا ماہِ منوّر آگیا
پھر مچی سارے جہاں میں آمدِ آقا کی دھوم

طوطی و قمری عنادل سب کے سب ہیں نغمہ سنج
گلشنِ ہستی میں ہے ہر سُو گلِ طیبہ کی دھوم

تذکرہ معراج میں سرکار نے ایسا کیا
ہے فرشتوں میں ابھی تک ملتِ بیضہ کی دھوم

مصطفٰے صلِّ علیٰ کی صرف انسانوں میں کیا
سنگ ریزوں میں بھی ہے خُلقِ کریمانہ کی دھوم

احمد مختار کا مختارؔ وہ کردار ہے
اپنے کیا! اغیار میں ہے اُسوۂ حسنہ کی دھوم

☆☆☆

اپنی بخشش کے لیے سامان رکھ
دل میں حبِّ صاحب قرآن رکھ

اُمّتی ہونے کی تو پہچان رکھ
اُسوۂ حسنہ نبی کا دھیان رکھ

کچھ تسلی ایسے بھی مل جائے گی
دل میں طیبہ کے لیے ارمان رکھ

تیری کرنی تیرے ہی کام آئے گی
دوسروں کے سر پہ مت احسان رکھ

ہیں بشر لیکن ہیں کیا تیری طرح
دل میں ایسی سوچ مت نادان رکھ

مغفرت ممکن کہاں اُن کے بغیر
پنجتن کا دل میں تو سمّان رکھ

شاعری مختارؔ بامقصد بنا
فکروفن میں سنّتِ احسان رکھ

☆☆☆

احسان ہی احسان ہر اک آن کرے گا
احسان کا پیکر ہے وہ احسان کرے گا

کھو جائے اگر گلشنِ طیبہ میں کہیں دل
صحرائے مدینہ کی طرف دھیان کرے گا

خود کو میں تمہیں سونپ کے ہو جاؤں گا آزاد
پھر دیکھوں گا کیا کیا مرا ارمان کرے گا

جن کی شہہِ کونین کے اُسوہ پہ نظر ہے
اللہ عطا اس کو ہی عرفان کرے گا

جبریل امیں جیسے نہ حاصل جسے کر پائے
کیا کوئی ترے رتبے کا وجدان کرے گا

جنّت میں بھی ہم جیسے گنہگار کو شاید
احساس گناہوں کا پریشان کرے گا

جب راہِ صداقت کی اُٹھاؤ گے صعوبت
مختارؔ وہ تب مشکلیں آسان کرے گا

☆☆☆

چہرے پہ دیکھ مل کر خاکِ درِ پیمبر
کر دے گی دل منوّر خاکِ درِ پیمبر

سرکارِ دو جہاں کے جلوؤں سے ہے منور
پایا ہے کیا مقدر خاکِ درِ پیمبر

اس کی بلندیوں کا اندازہ کیسے ہوگا
رکھی ہو جس نے سر پر خاکِ درِ پیمبر

بچ کر نہ کیسے گزرے اب گردشِ زمانہ
رکھ لی ہے گھر میں لا کر خاکِ درِ پیمبر

آئینۂ عقیدت اُجلا کیا ہے میں نے
مَل مَل کے اپنے دل پر خاکِ درِ پیمبر

طیبہ کے راستے کا میں سنگِ میل ہوتا
اُڑ اُڑ کے آتی مجھ پر خاکِ درِ پیمبر

مختؔار تم وظیفہ اپنا یہی بنا لو
خاکِ درِ پیمبر خاکِ درِ پیمبر

☆☆☆

حیرت ہے کس لئے کہ نظامِ رسول ہے
تخلیقِ دو جہاں ہی بنامِ رسول ہے

جبریل پیش کرتے ہیں اللہ کا سلام
کتنی بلندیوں پہ مقامِ رسول ہے

دنیا کے تذکروں کی ہیں گنجائشیں کہاں
اس وقت میرے ہونٹوں پہ نامِ رسول ہے

اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے ہیں وہ کبھی
اللہ کا کلام کلامِ رسول ہے

اک دوسرے سے کہتی ہوئی بھاگیں آفتیں
اس کو نہ چھیڑو یہ تو غلام رسول ہے

ہر وقت جنّ و انس و ملائک ہیں سر بہ خم
جیسی ہے صبح ویسی ہی شامِ رسول ہے

مختاؔر زندگی تو اُسی کی ہے کامیاب
ہر سانس جس کی وقفِ بنامِ رسول ہے

☆☆☆

جب تصوّر کی نظر طیبہ دکھاتی ہے مجھے
حاضری کی پھر کسک پہروں رلاتی ہے مجھے

سرورِ کونین کی شفقت بچاتی ہے مجھے
گردشِ ایّام جب آنکھیں دکھاتی ہے مجھے

قدر و قیمت اُمّتی ہونے کی بڑھ جاتی ہے اور
جب سمجھ کر آپ کا، دنیا ستاتی ہے مجھے

مالکِ کون و مکاں اور پیٹ پر پتھر بندھے
یہ قناعت کی روش جینا سکھاتی ہے مجھے

چاند کے رُخ پر نظر آتی ہے جو ترچھی لکیر
یاد اکثر معجزے کی وہ دلاتی ہے مجھے

نعت لکھنے کے لیے میں جب اٹھاتا ہوں قلم
حضرتِ حسّان کی بھی یاد آتی ہے مجھے

اپنی قسمت پر بہت مختؔار خوش ہوتا ہوں میں
رات بھر جب یادِ طیبہ کی جگاتی ہے مجھے

☆☆☆

شہرِ طیبہ تصور میں آنے لگے
پھر کوئی دل کہیں کیوں لگانے لگے

اے غزل تو ذرا دیر کو دور ہٹ
نعت کے شعر ہونٹوں پہ آنے لگے

تذکرہ جب مدینے کا چھیڑا گیا
رحمتوں کے فرشتے بھی آنے لگے

اور بڑھ کر خوشی کیا ہو میرے لیے
مجھ کو طیبہ کا غم جب رلانے لگے

نقشِ پائے نبی سر سے کیا مس کیا
تاج والے سلامی کو آنے لگے

اپنی الفت میں ایسا بنا دیجئے
ہر کوئی مجھ کو پاگل بتانے لگے

آپ کے غم سے دل میرا سرشار ہے
پاس دنیا کا غم کیسے آنے لگے

قبر میں جب نکیرین آنے کو ہوں
سب سے بہتر ہے نعتیں سنانے لگے

حاضری بھی یقینی ہے مختار کی
کچھ نظر ایسے اسباب آنے لگے

☆☆☆

ہے رضائے خدا رضائے رسول
ساری تخلیق ہے برائے رسول

پڑ گیا ماند ظلم کا سورج
چھاؤں رحمت کی لے کے آئے رسول

جانتے تھے سبھی کا مستقبل
زخم کھا کھا کے مسکرائے رسول

وہ کسی سے کریں بھی کیوں امید
جن کو قدموں سے ہیں لگائے رسول

چاند سے پھر ملاؤں گا آنکھیں
رُخ پہ مل آؤں خاکِ پائے رسول

نور ہی نور تھا زمانے میں
جب زمینِ عرب پہ آئے رسول

ہیں یہ اظہارِ بندگی مختار
حمد ہو یا کہ ہو ثنائے رسول

☆☆☆

ثروتِ دنیا نہ کوئی عیشِ دنیا چاہیے
آپ کے نعلینِ اقدس کا اُتارا چاہیے

آئی جب نعتِ رسولِ پاک ہونٹوں پر مرے
ہر فرشتہ کہہ رہا تھا اب تو سننا چاہیے

خواہشیں دنیا کی اپنا سر اُٹھائیں بھی تو کیوں
آپ جس کو مل گئے ہوں پھر اُسے کیا چاہیے

جس کو اے شاہِ مدینہ در تمہارا مل گیا
کون سا پھر اس کی آنکھوں کو نظارا چاہیے

تا کہ دنیا کی ہوائیں تک نہ مجھ کو چھو سکیں
ڈوبنے کے واسطے یادوں کا دریا چاہیے

سر پہ رکھنے کو میسّر ہوں بھی تو نعلینِ پاک
پھر کہوں شاہوں سے اب نظریں ملانا چاہیے

زندگی پُر کیف کرنے کے لیے مختار بس
اُن کی الفت میں ہی جینا اور مرنا چاہیے

☆☆☆

عشقِ نبی کا دل میں جو روشن دیا کیا
تاریکیٔ حیات سے خود کو رہا کیا

جیسے ہی پہنچے روضۂ سرکار کے قریب
آنکھوں نے پہلے شکر خدا کا ادا کیا

بُنوا کے غارِ ثور میں جالا حضور نے
مکڑی کو بھی مقامِ بلندی عطا کیا

سرکارِ دو جہاں کا یہ فیضان دیکھئے
رب نے بلند مرتبہ انسان کا کیا

اے اُمّتی تو اُن پہ درود و سلام بھیج
یہ سوچ تیرے واسطے آقا نے کیا کیا

یہ آپ کی نگاہِ نبوّت کا ہے کمال
دیکھے بغیر حق سے ہمیں آشنا کیا

مختؔار نعتِ پاک ہے اللہ کا کلام
تم نے عقیدتوں کا فقط حق ادا کیا

☆☆☆

وہ ہمیشہ کے لیے بزمِ جہاں پر چھا گئے
تربیت ایسی تریسٹھ سال میں فرما گئے

ہر طرف حد سے سوا انسانیت بے چین تھی
محسنِ انسانیت بن کر شہِ دیں آ گئے

جب سنا رحمت بداماں آپ ہیں بس آپ ہیں
کاسۂ سر لے کے آقا ہم بھی فوراً آ گئے

تا قیامت ساری دنیا بھی نہ جن کو کر سکے
آپ ایسے کارنامے لمحوں میں دکھلا گئے

اُن سے پہلے زندگی بے کیف و بے مقصد سی تھی
اہلِ دنیا کو وہ طرزِ زندگی سمجھا گئے

پیرو مرشد کی معیّت میں ہمیں بلوا لیا
جو تصور میں نہیں سوچا تھا وہ بھی پا گئے

حشر تک مختؔار اب جاری رہے گا یہ نظام
دین کی تکمیل محبوبِ خدا فرما گئے

☆☆☆

اپنے اپنے دل کو یوں بہلایئے
محفلِ نعتِ نبی میں آیئے

روز و شب پڑھئے درودِ مصطفےٰ
شیشۂ دل اس طرح چمکایئے

واپسی طیبہ سے ہو جائے اگر
سارے منظر آنکھ میں بھرلایئے

خاکِ طیبہ جب ہو چہرے پر لگی
قبر کی ظلمت سے کیوں گھبرایئے

اُمت بیضہ الجھ کے رہ گئی
اب مسائل آپ ہی سلجھایئے

ہیں پریشانی میں اب سارے غلام
سرورِ عالم کرم فرمایئے

یہ بھی ہے مختارؔ بخشش کا سبب
نعت کے اشعار کہتے جایئے

☆☆☆

دے کے اللہ نے آپ کو کنجیاں
دے دیئے اختیاراتِ کون و مکاں

شمع اسلام روشن جو کی آپ نے
اُڑ گئیں کفر و ظلمات کی دھجیاں

اختیارِ نبوت کا اعجاز ہے
بے زبانوں کو بھی مل گئی ہے زباں

آپ ہی کی قیادت رہی منفرد
آپ سا کوئی تھا اور نہ ہے حکمراں

بہرِ تعظیم جس نے بھی سر خم کیا
کیوں نہ سر پر بٹھالے اُسے آسماں

اور کس پر نگاہیں ٹکیں گی بھلا
آپ ہی آپ ہیں کیا یہاں کیا وہاں

حاضری کی تڑپ کیوں نہ مختارؔ ہو
ان کی الفت کے نغمے ہیں وردِ زباں

☆☆☆

جو سرورِ کونین سے الفت نہیں کرتے
ہم اُن کی طرف جان کے رغبت نہیں کرتے

الفت کے عوض خواہش جنّت نہیں کرتے
ہم آپ کی الفت سے تجارت نہیں کرتے

جو عشقِ رسالت میں رہا کرتے ہیں معمور
وہ لوگ کسی سے بھی عداوت نہیں کرتے

حیرت ہے کہ ایسے بھی ہیں کچھ لوگ جہاں میں
سنتا ہوں کہ تعظیمِ نبوّت نہیں کرتے

ہر لمحہ ترو تازہ رہا کرتے ہیں وہ لوگ
سرکار کی یادوں سے جو غفلت نہیں کرتے

رکھتے ہیں جو سرکار کی سیرت کو نظر میں
وہ لوگ کبھی خواہش دولت نہیں کرتے

مختاؔر ہیں وہ دونوں جہاں کے لیے رحمت
وہ کون سے عالم پہ عنایت نہیں کرتے

☆☆☆

خار ہو مدینے کا یا کلی مدینے کی
آپ سے ہوئی ہر شئے دیدنی مدینے کی

شام بھی مدینے کی صبح بھی مدینے کی
مہکی مہکی رہتی ہے ہر گھڑی مدینے کی

ذہن و دل پہ رہتا ہے چاند جب مدینے کا
چاندنی سی لگتی ہے دھوپ بھی مدینے کی

سامنے مناظر سب رکھ دیے ہیں مولا نے
اہلِ دل کو بھائی ہے دلکشی مدینے کی

اُن کے جسم کی خوشبو ڈھونڈتی ہیں پھولوں میں
تتلیاں بھی ہوتی ہیں جنتی مدینے کی

تذکرے مدینے کے اس لیے بھی سنتا ہوں
دل میں اور بڑھ جائے بے کلی مدینے کی

ساری حسرتیں پوری ہو چکی ہیں مختارؔ اب
صرف ایک حسرت ہے آخری مدینے کی

☆☆☆

شکر ہے قسمت سراج العارفیں تک لے گئی
اُن کی رحمت رحمتُ اللعالمیں تک لے گئی

دشمنی بوجہل کی، بوبکر کی حبِّ نبی
جس کو جانا تھا جہاں اُس کو وہیں تک لے گئی

کھینچ کر اشکِ ندامت کی مجھے اک ایک بوند
بارگاہِ رحمت اللعالمیں تک لے گئی

اپنی قسمت پر بھلا کیسے نہ آخر ناز ہو
مجھ کو قسمت اس مبارک سرزمیں تک لے گئی

اس لیے بے خوف ہوں میں آخرت کے خوف سے
ہر تسلّی آپ کی بامِ یقیں تک لے گئی

آپ کے لطف و کرم کا ہی تو یہ اعجاز ہے
نعت گوئی فکر کو عرشِ بریں تک لے گئی

میں کہاں مختار اور میری پذیرائی کہاں
اُن کی رحمت ہی مقامِ آفریں تک لے گئی

☆☆☆

کوئی کسی کے لیے ہے کوئی کسی کے لیے
حضور آپ ہی رحمت بنے سبھی کے لیے

سکونِ روح کو ذکرِ نبی ضروری ہے
طعام جیسے ضروری ہے زندگی کے لیے

مدینے آؤں تو مصروف اتنا ہو جاؤں
حضور سوچ بھی پاؤں نہ واپسی کے لیے

حیات و موت کسی اور کے لیے کیوں ہو
ہے جب ہماری ہر اک سانس آپ ہی کے لیے

مدینہ تیرا تصور ہمیشہ کرتا رہوں
یہی بہت ہے مرے دل کی تازگی کے لیے

کیا ہے تذکرہ اُمّت کا عرشِ اعظم پر
خوشی کی بات ہے سرکار اُمّتی کے لیے

بغیر ان کے عبادت بھی کچھ نہیں مختاؔر
نبی کا ذکر تو لازم ہے بندگی کے لیے

☆☆☆

یہ کم ہے کیا جو آپ نے احسان کر دیا
کلمہ ہمیں پڑھا کے مسلمان کردیا

ابرِ کرم زمانے پہ برسا ہے اس طرح
بنجر زمین کو چمنستان کر دیا

معراج میں حضور نے کر کے خدا سے ذکر
ہر امّتی کا مرتبہ ذیشان کر دیا

یہ سرزمینِ طیبہ کی نسبت کا ہے اثر
ذرّوں نے چاند تاروں کو حیران کردیا

روشن کیا تھا حبِّ رسالت کا جو چراغ
اس نے تو آندھیوں کو پریشان کردیا

سرکارِ دو جہاں کا یہ اعجاز ہی تو ہے
پتھر دلوں کو صاحب ایمان کر دیا

مختؔار صنفِ نعت میں کیسے قلم اٹھا
کیا پیشِ حق وسیلۂ حسّان کردیا

☆☆☆

فراقِ طیبہ کا احساس دل میں کم نہیں ہوتا
یہ ایسا زخم ہے جس کا کوئی مرہم نہیں ہوتا

نہ ہوتا سیّدِ عالم کا اخلاقِ کریمانہ
بلندی پر کہیں بھی امن کا پرچم نہیں ہوتا

کسی کو کیا پتا میں ایک میخوارِ مدینہ ہوں
کہ مدہوشی میں بھی کچھ ہوش میرا کم نہیں ہوتا

نظر آتی ہے جس دم لَو انہیں شمعِ رسالت کی
تو پروانوں کو اپنی جان کا بھی غم نہیں ہوتا

اگر ہو نعت کہنی تو عقیدہ دل میں پیدا کر
عقیدت کے بغیر الفاظ میں کچھ دم نہیں ہوتا

نہ جانے کب کی دنیا مجھ میں داخل ہو گئی ہوتی
خیالِ مصطفٰے دل میں اگر پیہم نہیں ہوتا

فلک پر چاند تارے کہکشاں انجم نہیں ہوتے
نہ وہ مختار ہوتے تو کوئی عالم نہیں ہوتا

☆☆☆

مدینے کی تمنا ہم نے ظاہر جب کبھی کی ہے
خدا کا شکر ہے فوراً گھٹا رحمت کی چھائی ہے

زمیں سے آسماں تک ہی نہیں اُن کی رسائی ہے
رسول اللہ کی دونوں جہاں پر بادشاہی ہے

لگایا ہے تمہارے نام کے طغرے کو جس دن سے
اُسی دن سے مرے گھر میں بحالی ہی بحالی ہے

سنا ہے بارہا اہل بصیرت کی زبانوں سے
جدھر دیکھو اُدھر سرکار کی جلوہ نمائی ہے

مرے اعمال نامے میں جو ہیں اشعار نعتوں کے
وہی میرا اثاثہ ہے وہی میری کمائی ہے

نہ کیوں دیکھوں تجھے غارِ حرا حسنِ عقیدت سے
رسولِ پاک نے کتنی تری عزّت بڑھائی ہے

ابھی مختؔار اپنا جذبۂ ایثار ہے زندہ
خدا کا شکر ہے احساس دل میں کربلائی ہے

☆☆☆

ہر طرف سے صدا یہ آئی ہے
یا نبی آپ کی دہائی ہے

شمعِ یادِ نبی جو کی روشن
آندھیوں نے نظر چرائی ہے

کیوں نہ ہو مجھ میں جذبۂ ایثار
دل میں احساسِ کربلائی ہے

اپنے مرشد کے واسطے سے حضور
شکر ہے آپ تک رسائی ہے

میں غلامِ غلامِ احمد ہوں
میری شاہوں سے آشنائی ہے

یہ زمین آسمان ،شمس و قمر
سارا فیضان مصطفائی ہے

نعت کے شعر کہہ لیے مختارؔ
کام کی بس یہی کمائی ہے

☆☆☆

بسا کے لائے تھے بس ایک بار آنکھوں میں
مدینہ آج بھی ہے برقرار آنکھوں میں

دِکھے گا عشق نبی کا نکھار آنکھوں میں
لگاؤ طیبہ کا تھوڑا غبار آنکھوں میں

ابھی نہ شیخ کرو بات ہم سے جنّت کی
بسا ہوا ہے نبی کا دیار آنکھوں میں

غلامِ سیّد کونین پر نظر ہے مری
تو آئے کیسے کوئی تاجدار آنکھوں میں

مدینہ دیکھ کے آئے ہیں آئینہ لاؤ
ہم اپنی آنکھوں کو دیکھیں گے یار آنکھوں میں

قسم خدا کی وہ ہرگز اُتر نہیں سکتا
جو چھن کے جالی سے آیا خمار آنکھوں میں

نگاہ پڑتے ہی مختؔار گنبدِ خضریٰ
اتر گیا ہے مری آر پار آنکھوں میں

☆☆☆

اخلاق ہی بنیاد بنی فتح و ظفر کی
سرکار کو حاجت ہی کہاں تیغ و تبر کی

معراج کی شب جتنی تھی آقا کے سفر کی
اتنی تو نہیں ہوتی ہے رفتار نظر کی

پھر تاب نہ لا پائے شہنشاہ نظر کی
نعلین بنی آپ کی زینت مرے سر کی

طیبہ کے مناظر میں ذرا دیکھ تو آؤں
تفصیل سے پھر باتیں سناؤں گا سفر کی

سرکار کا ہمپایہ تو ہونا ہے بڑی بات
ٹخنوں کو نہ پہنچے گی بلندی ترے سر کی

سرکار یہ کہہ دیتے چلو ساتھ میں جبریل
پھر فکر کہاں ہوتی انہیں بازو و پر کی

سرکار کا اعجاز نہیں ہے تو یہ کیا ہے
دیکھی ہے کسی نے بھی زباں سنگ وشجر کی

☆☆☆

سحر کا رنگ جب کھِلا نبی کی یاد آگئی
سماں ہوا جو رات کا نبی کی یاد آگئی

نبی کی مسکراہٹیں مری نظر میں آگئیں
چمن میں پھول جب کھِلا نبی کی یاد آگئی

انہیں کی ضوفشانیاں چھپی ہیں لفظ لفظ میں
کلامِ پاک جب پڑھا نبی کی یاد آگئی

اذان کہتے کہتے ہی عجیب حال ہو گیا
بلال کو غش آگیا نبی کی یاد آگئی

سعادتیں چمک اُٹھیں سماعتیں مہک اٹھیں
جو شعر نعت کا سنا نبی کی یاد آگئی

حیات کا ممات کا وجودِ کائنات کا
جہاں بھی تذکرہ ہوا نبی کی یاد آگئی

نبی کی ذات بھول کر ہے تیرگی ہی تیرگی
جہاں جَلا کوئی دیا نبی کی یاد آگئی

☆☆☆

اثر پھر کیوں نہ ہو دل پر تمہارا
بہت اخلاق ہے بہتر تمہارا

ستارے چاند سورج سب تمہارے
زمیں کا ایک اک منظر تمہارا

تمہیں ہو میرے دل کی دھڑکنوں میں
لکھا ہے نام سانسوں پر تمہارا

جو ہیں احسان کے منکر تمہارے
نہیں احسان کیا اُن پر تمہارا

بروزِ حشر دیکھے گا تمہیں کو
یقیناً خالقِ اکبر تمہارا

پڑھایا کلمۂ توحید جن کو
ہے کس درجہ کرم اُن پر تمہارا

جو تم یہ نعت گوئی میں لگے ہو
عمل مختارؔ ہے بہتر تمہارا

☆☆☆

سرکار ہمیں دردِ محبت وہ عطا ہو
جس پر اثر انداز کسی کی نہ دوا ہو

آئینۂ دل میں رخِ محبوبِ خدا ہو
پھر بحرِ تخیّل میں یہ دل ڈوب رہا ہو

کافی ہے یہی اور عطا ہو نہ عطا ہو
بس نام ہمارا بھی غلاموں میں لکھا ہو

پھر اُس کا بھلا چہرہ نہ کیوں چاند نما ہو
ماتھے پہ ترے در کا اگر داغ لگا ہو

منگتا ہوں تمہارا ارے منگتا ہوں تمہارا
سرکار عطا ہو مرے سرکار عطا ہو

اک بار پہنچ جاؤں میں سرکار کے در پر
ناپید تمہیں ہونا ہے اک روز گنا ہو

مختؔار اُسے کیوں نہ فلک سر پہ بٹھائے
آقا کے درِ پاک پہ سر جس کا رکھا ہو

☆☆☆

سہارا فضل ترا بار بار دیتا ہے
میں ڈوبتا ہوں وہ مجھ کو اُبھار دیتا ہے

خیال شہر مدینہ کا دل میں آتے ہی
نظر میں خلد کے منظر اُتار دیتا ہے

وہ کون ہے کہ جو دکھلا کے اک جھلک اپنی
ذرا میں چاند کا چہرہ اُتار دیتا ہے

جسے بھی معرفت حق نصیب ہو جائے
وہ تاج و تخت کو ٹھوکر سے مار دیتا ہے

ہے اُن کے نقشِ قدم کے علاوہ کون ایسا
جو تپتی ریت کو فصلِ بہار دیتا ہے

نہیں کوئی نہیں اس کی عنائتوں کی حد
وہ چاہتا ہے جسے بے شمار دیتا ہے

ہے جذبہ کوئی تو مختارؔ میرے سینے میں
جو نعت کہنے کا مجھ کو شعار دیتا ہے

☆☆☆

ہے نتیجہ اُن سے رسم و راہ کا
مل گیا جو راستہ اللہ کا

اُس کا ہر اک نقشِ پا منزل ہے خود
جو مسافر ہے تمہاری راہ کا

دیکھ کر شرمائے ہے خورشید بھی
وہ اجالا ہے عرب کے ماہ کا

خود بہ خود ایمان لے آتے تھے لوگ
دیکھ کر چہرہ رسول اللہ کا

آپ کے کردار کا ہے آئینہ
ایک اک جملہ کلامُ اللہ کا

اس طرح کٹتا ہے اُن سے رہ کے دور
ایک لمحہ جیسے عرصہ ماہ کا

کاش اے مختارؔ ان کے سامنے
خاتمہ ہو زندگی کی راہ کا

☆☆☆

دل اگر جلوہ گہہِ شاہِ اُمم ہو جائے
دل مرا دل نہ رہے صحنِ حرم ہو جائے

آگے سدرہ سے اگر ایک قدم ہو جائے
ختم جبریل کی پرواز کا دم ہو جائے

مسکرائیں نہیں سرکار دو عالم جب تک
اس قدر روؤں کہ دامن مرانم ہو جائے

میرا پیغام بھی پہنچا دو شہِ طیبہ تک
میری امید بھی دفتر میں رقم ہو جائے

اُن کی چوکھٹ سے لگانے کا ملے تو موقع
سر اُٹھاؤں تو مرا سر ہی قلم ہو جائے

پھیر لیں سرورِ کونین اگر تھوڑی نگاہ
اچھے اچھوں کا میاں ناک میں دم ہو جائے

لے کے جائے تو کوئی اشکِ ندامت مختارؔ
چشمِ رحمت ابھی مائل بہ کرم ہو جائے

☆☆☆

نامِ نبی کا شاید نعرہ لگا دیا ہے
آخر یہ آسماں کو کس نے ہلا دیا ہے

دیوانہ جب بھی گزرا پُر خار وادیوں سے
خاروں نے احتراماً دامن بچا دیا ہے

سرکار دو جہاں نے رکھ کر قدومِ اقدس
مٹی کو بھی عرب کی سونا بنا دیا ہے

آنکھوں میں رکھ لیا ہے آقا کا سبز گنبد
باقی ہر ایک منظر دل سے ہٹا دیا ہے

اُمّت کا ذکر کر کے معراج میں خدا سے
ہر اُمّتی کا آقا رتبہ بڑھا دیا ہے

جو کچھ ملا تھا مجھ کو جو کچھ ملا ہے مجھ کو
سرکار کا دیا تھا سرکار کا دیا ہے

مختّار کا بھی کوئی مختار ہے سمجھ لے
یہ کہہ کے گردشوں کو میں نے بھگا دیا ہے

☆☆☆

مطلوب کوئی کوئی طلبگار بنایا
اللہ نے جس کا تھا جو حقدار بنایا

سرکارِ دو عالم نے تو پتھر سے دلوں کو
پھولوں کی طرح صاحبِ کردار بنایا

اللہ تعالیٰ نے اے صحرائے مدینہ
ذرّوں کو ترے کتنا چمکدار بنایا

اللہ انہیں پیارا وہ اللہ کو پیارے
سچ پوچھو تو ان کے ہی لیے پیار بنایا

پھر خُلقِ شہہِ دیں کی ضرورت ہے جہاں کو
پھر وقت نے ماحول کو خونخوار بنایا

سب سیّدِ عالم کی نگاہوں کو خبر ہے
کیا عقل نے دل کے پسِ دیوار بنایا

ورنہ کوئی مختؔار کا مختار نہ ہوتا
وہ تو کہو رب نے انہیں مختار بنایا

☆☆☆

زمانہ میرے آگے بے اثر ہے
میں اُس کا ہوں کہ جو خیرالبشر ہے

تصوّر اُن کا جب سے ہمسفر ہے
مہکتی شام نورانی سحر ہے

ہمارا سر تمہارا سنگِ در ہے
یہی تو رشتہ سب سے معتبر ہے

خدا کو کیا وہ سمجھے گا جو انساں
نبی کی عظمتوں سے بے خبر ہے

عدو کو بھی دعاؤں سے نوازیں
رسولِ محترم کا ہی جگر ہے

وہاں کی روشنی کو کیا لکھوں میں
اندھیرا بھی جہاں رشکِ قمر ہے

خیال اس بات کا مختؔار ہے نا؟
شہہِ کونین کی تم پر نظر ہے

☆☆☆

بوقتِ نعت گوئی جب کرم سرکار کرتے ہیں
فرشتے شعر لے کر دل کے صفحے پر اترتے ہیں

فقیرانِ شہ دیں کی شہنشاہی کوئی دیکھے
بھکاری اُن کے بن کر جھولیاں دنیا کی بھرتے ہیں

حقیقی زندگی کہتے ہیں کس کو وہ بتائیں گے
حبیبِ کبریا کے عشق میں جو لوگ مرتے ہیں

وہی تو زندگی کہنے کے قابل ہیں حقیقت میں
جو لمحے زندگی کے اُن کی چوکھٹ پر گزرتے ہیں

حقیقت میں بہت ہی تنگ ہے اعمال کی چادر
ہمارا سر نہ کھل جائے کہیں محشر میں ڈرتے ہیں

تبسم سے اُنہیں کے کھلتے ہیں چہرے گلابوں کے
انہیں کے حسنِ زیبا سے تو آئینے نکھرتے ہیں

فراقِ طیبہ کا احساس جب مختارؔ ہوتا ہے
تو آنکھیں ڈبڈباتی ہیں ارادے آہ بھرتے ہیں

☆☆☆

فلک پر تذکرہ اس کا رہا ہے
جو ذکرِ مصطفٰے کرتا رہا ہے

مدینے اب پہنچ کر ہی رہیں گے
خیال اُن کا مسلسل آ رہا ہے

وہی دیکھیں گے جنّت کو کہ جن کی
نظر میں گنبدِ خضریٰ رہا ہے

وہی ہیں باعث تخلیق ہستی
خدائے پاک خود فرما رہا ہے

کہاں نعت شہہِ دیں اور کہاں میں
خدا ہی بس کرم فرما رہا ہے

وہ کہنے کے لیے اُمّی ہیں لیکن
زمانہ علم ان سے پا رہا ہے

وہاں کے ایک اک منظر کی جانب
یہ دل مختار کھنچتا جا رہا ہے

☆☆☆

کون پہنچے پھر تری پرواز کی رفتار تک
چل نہ پائے ساتھ جب جبریل سے پردار تک

ہو گئے ہیں محترم بیکار سے بیکار تک
راہِ طیبہ کے تو چومے جارہے ہیں خار تک

تیرے دیوانوں کا آقا راستہ روکے گا کون
سامنے آجائے تو ہٹ جاتی ہے دیوار تک

ابتدا بھی آپ سے ہے آپ ہی سے انتہا
آپ ہی کا ذکر ہے اِس پار سے اُس پار تک

پھر ملاؤں گا زمانے کے شہنشاہوں سے آنکھ
پہلے ہو جائے رسائی آپ کے دربار تک

لامکاں سے لَوٹ کر ہجرے میں وہ آبھی گئے
ختم بھی ہونے نہ دی زنجیر کی جھنکار تک

ڈال تو دیں پاؤں میں زنجیر نسبت کی کوئی
باخدا ہونے نہیں دوں گا کبھی جھنکار تک

جب بھی لکھی جائے گی تفسیر قرآنِ مبیں
بات پہنچے گی شہِ کونین کے کردار تک

اُن کا معیارِ صداقت سوچئے مختاؔر آپ
مانتے ہیں دل سے جب صادق انہیں کفار تک

☆☆☆

فقط اہلِ زباں کیا بے زباں تک بات جا پہنچی
نبی کی سنگ ریزوں کے بیاں تک بات جا پہنچی
چھڑی تھیں داستانیں آسمانوں پر بلندی کی
محمد مصطفٰے کے پائیداں تک بات جا پہنچی
کسی کا تذکرہ تو صرف کوہِ طور تک پہنچا
حبیبِ کبریا کی لامکاں تک بات جا پہنچی
قلم نے جب بھی لکھا لا مکاں کے نور کا قصّہ
شہنشاہِ دوعالم کے مکاں تک بات جا پہنچی
جہاں روح الامیں بھی جا نہیں پائے شبِ اسریٰ
تری اے اُمّتِ عاصی وہاں تک بات جا پہنچی
بھلا اب تذکرہ کرنا ہی کیا خورشید محشر کا
شہنشاہِ اُمم کے سائباں تک بات جا پہنچی
نبی کے جسم کی خوشبو کا قصّہ تھا سرِ محفل
مگر کیسے گلوں کے درمیاں تک بات جا پہنچی
تصوّر کی خموشی میں ہوا دیدار آقا کا
نظر نے دل سے کہدی دل سے جاں تک بات جا پہنچی
خدا کے واسطے آقا ذرا سا مسکرا دیجے
دلِ بسمل کی اب آہ و فغاں تک بات جا پہنچی

☆☆☆

پیچھے ہیں انبیاء سبھی خیرالانام سے
جاتے بھی کیسے مقتدی آگے امام سے

منسوب کر دیا گیا خیرالانام سے
اب نام لینا میرا بڑے احترام سے

قولِ رسولِ پاک خدا کا کلام ہے
پایا ہے یہ شعور خدا کے کلام سے

ہے سنّتِ رسول کی اُن پر سلامتی
کعبے میں جا رہے ہیں جو بابُ السّلام سے

دیوانۂ نبی کو تو بیکار مت سمجھ
دیوانۂ نبی ہے لگا اپنے کام سے

کیسی وہاں کی ہو گی سحر سوچئے ذرا
کرنیں جہاں سحر کی نکلتی ہیں شام سے

مختؔار یہ خیالِ نبی کا ہے معجزہ
نسبت ہے میرے دل کو جو بیت الحرام سے

☆☆☆

وہ جس نے حسن عمل بے مثال رکھا ہے
وہ جس نے آئینۂ خوش خصال رکھا ہے
وہ جس نے دل میں خدا کا خیال رکھا ہے
وہ جس نے خود کو بڑا باکمال رکھا ہے
وہ جس نے سب سے الگ اپنا حال رکھا ہے
وہ جس نے حق سے اچھوتا وصال رکھا ہے
وہ جس نے قبضے میں ہر ماہ و سال رکھا ہے
وہ جس نے کارِ دو عالم سنبھال رکھا ہے
وہ جس نے لوگوں کا دل میں ملال رکھا ہے
وہ جس نے چھوٹے بڑوں کا خیال رکھا ہے
وہ جس نے کفر کی ظلمت کو ٹال رکھا ہے
وہ جس نے شرک سدا پائمال رکھا ہے
وہ جس نے خود کو تحمّل میں ڈھال رکھا ہے
وہ جس نے تاجِ شفاعت سنبھال رکھا ہے
وہ جس نے چاند سے روشن جمال رکھا ہے
وہ جس نے سب سے الگ قول و قال رکھا ہے
اُسی رسول نے جلوے بکھیر کر تجھ پر
مدینہ تیرا تقدّس بحال رکھا ہے

☆☆☆

ہم سیم و زر نہ خواہش لعل و گہر کریں
جس میں خوشی ہے آپ کی ویسی بسر کریں

پرواز بالقین وہ بے بال و پر کریں
جن کو اشارہ آنے کا خیرالبشر کریں

باتوں کو طول دیں کہ بیاں مختصر کریں
سرکار کی جو بات کریں معتبر کریں

اپنا وقار خاک میں کیسے ملائیں ہم
توہینِ عشق ہے جو نظر غیر پر کریں

جن کو تصوّرات کی طاقت وہ بخش دیں
لمحوں میں طے مدینے کا لمبا سفر کریں

تقویٰ نہ کوئی حسن عمل ہے ہمارے پاس
ہم جیسے کیوں نہ اُن کی عطا پر نظر کریں

مختؔار دل کی تہہ سے نکلتا ہے لفظ لفظ
پھر کیوں نہ اُن کے شعر دلوں پر اثر کریں

☆☆☆

پہنچ تو جائے طیبہ کی زمیں پر کارواں اپنا
کرے گا دیکھنا پھر خیر مقدم آسماں اپنا

لگالے چاہے جتنا زور یہ ظالم جہاں اپنا
ہمیں کیا غم ہمارے پاس ہے جب پاسباں اپنا

درِ خیرالوریٰ پر بے زبانی رنگ لاتی ہے
کہاں اُن کے مقابل کام کرتی ہے زباں اپنا

کفِ پائے نبی سے استفادہ کرتی ہے اب تک
کبھی کا ورنہ کھو دیتی اجالا کہکشاں اپنا

بجھا سکتی نہیں عشق شہہِ دیں کے چراغوں کو
لگا لیں زور سارا مل کے ساری آندھیاں اپنا

کوئی بھی سُن کے گرویدہ خدا کا کیوں نہ ہو جاتا
کلام حق ،اور اس پر آپ کا حسنِ بیاں اپنا

شہنشاہِ دو عالم تو شہنشاہِ دو عالم ہیں
غلام اُن کے جہاں چاہیں کریں سکّہ رواں اپنا

نظر آتا ہے جب گھر میں تمہارے نام کا طُغرہ
اثر کھو دیتی ہیں گرنے سے پہلے بجلیاں اپنا

بتاؤ ہم اگر گلزارِ طیبہ تک نہ آجاتے
پہنچتا کس طرح جنّت کے باغوں تک گماں اپنا

☆☆☆

بزمِ ہستی کو ضیائے مصطفیٰ کا نام دو
مصطفیٰ کو حق تعالیٰ کی ضیاء کا نام دو

اُن کے قدموں سے لپٹ جانے کو سمجھو برکتیں
رحمتوں کو دامنِ خیرالوریٰ کا نام دو

بادلوں کو لے کے اُڑ جاتی ہے موسم کی ہوا
اُن کی زلفوں کو نہ تم کالی گھٹا کا نام دو

راستے میں سجدہ ریزی سے مری بن جائے جو
اس نشاں کو نقشِ پائے مصطفیٰ کا نام دو

جان جو اُن پر نہ دے پایا وہ سمجھو مر گیا
اُن پہ ہی بس جان دینے کو بقا کا نام دو

مصطفیٰ کی ذات سے ہے ابتدا تخلیق کی
مصطفیٰ کی ذات ہی کو انتہا کا نام دو

میں وسیلے کا ہوں قائل سلسلے والا ہوں میں
میرے قصّے کو طریق مرتضیٰ کا نام دو

جان دے کر ہو جہاں بھی بندگی کا حق ادا
ہو جہاں بھی اُس جگہ کو کربلا کا نام دو

اللہ اللہ! ہر گھڑی مختارؔ جاری ہے یہاں
خانقاہوں کو رضائے مصطفیٰ کا نام دو

☆☆☆

ہم نے قرآن کا شہکار نظر میں رکھّا
اُسوۂ سیّدِ ابرار نظر میں رکھا

ہم نے سرکارِ دو عالم کے اثر میں رہ کر
گردشِ وقت کو بروقت اثر میں رکھا

اُمّتی ہونے کا اعزاز یہ کیا کم ہے کوئی
شاہِ طیبہ نے ہمہ وقت نظر میں رکھا

منزلیں اُس کے تجسّس میں چلی آتی ہیں
پاؤں جس نے بھی تری راہ گزر میں رکھّا

اُس کو سرکار سے صدیق لقب کیوں نہ ملے
جس کو سرکار نے ہمراہ سفر میں رکھا

ان کے جلووں ہی سے مخلوق میں اشرف ٹھہرا
ان کے جلوؤں کے سوا کیا ہے بشر میں رکھا

حوصلہ اُن کی شفاعت نے دیا ہے مختارؔ
یوں تو کوتاہیٔ اعمال نے ڈر میں رکھّا

☆☆☆

دل میں رکّھ ہے کبھی دیدۂ تر میں رکھّا
اُن کا غم ایک سے اک قیمتی گھر میں رکھّا

میں نے جب تک نہ پکارا پئے امداد انہیں
موجِ دریا نے گرفتار بھنور میں رکھّا

تب سے آنے لگے رحمت کے فرشتے گھر میں
جب سے نقشِ کفِ پا آپ کا گھر میں رکھّا

اُن کا دیدار میسر نہ اگر ہو پائے
زندگی تو ہی بتا کیا ہے نظر میں رکھّا

شاعری کا مرا دعویٰ نہیں لیکن مختارؔ
اُن کی رحمت نے مجھے اہلِ ہنر میں رکھ

۱۳☆☆☆

نظر بے چین ہوتی جا رہی ہے
مدینے کی بہت یاد آ رہی ہے

یہ دنیا دور ہوتی جا رہی ہے
نظر اُن کی کرم فرما رہی ہے

مدینے میں ہمیں جلدی بلا لو
رگِ اُمّید ٹوٹی جارہی ہے

بچائے ہے کرم آقا کا ورنہ
یہ دنیا آج بھی بہکا رہی ہے

ابھی کوئی نہ شئے آئے نظر میں
مدینے کی فضا یاد آ رہی ہے

زیارت کے لیے شاہِ اُمم کی
نظر اٹھتے ہوئے شرما رہی ہے

اُنہیں قاسم بنایا ہے خدا نے
اُنہیں کے در سے دنیا پا رہی ہے

☆☆☆

ہمارے ذہن و دل مہکا رہی ہے
مسلسل یادِ طیبہ آ رہی ہے

زمانے کی فضاؤں کو مسلسل
مدینے کی فضا مہکا رہی ہے

اُترتے جا رہے ہیں دل میں آقا
یہ مٹّی سونا بنتی جا رہی ہے

دوبارہ پھر بلا لیجے مدینے
تڑپ سرکار بڑھتی جا رہی ہے

زباں چاہے کسی کی ہو وہ لیکن
ترانہ آپ ہی کا گا رہی ہے

تبھی تو مَل رہا ہوں خاکِ طیبہ
یہ دل کا آئینہ چمکا رہی ہے

زباں پر نعت ہے مختارؔ کس کے
فضا کیوں پھول سے برسا رہی ہے

☆☆☆

عطا جس کو حبِّ نبی کا لہو ہے
وہی متّقی ہے وہی سرخ رُؤ ہے

نہ چھیڑو زمانے کی باتیں نہ چھیڑو
دیارِ مدینہ ابھی رو بہ رُؤ ہے

ابھی ہے لبوں پر ثنائے شہِ دیں
ابھی قلبِ صادق مرا باوضو ہے

مؤثر دلوں پر نہ ہو کیسے آخر
کلامِ خدا آپ کی گفتگوٗ ہے

اے اُمّت نہ گھبرا جہاں کے ستم سے
نگاہوں میں آقائے رحمت کے توٗ ہے

یہاں عمر ساری گزاری ہے آقا
مدینے میں رہنے کی اب آرزوٗ ہے

بچا لینا آقا بروزِ قیامت
تمہیں سے تو مختؔار کی آبرُؤ ہے

☆☆☆

مرحبا کس درجہ ہے عظمت رسول اللہ کی
دونوں عالم کرتے ہیں مدحت رسول اللہ کی

ناز ہے جس شخص کو اپنی عبادت پر تو ہو
ہم کو تو ہر وقت ہے حاجت رسول اللہ کی

لے کے جائے تو کوئی اشکِ پشیمانی وہاں
جوش میں آ جائے گی رحمت رسول اللہ کی

ماہیِ بے آب کی مانند ہیں فرقت میں ہم
یا خدا کردے عطا قربت رسول اللہ کی

ماہ و انجم عرش و کرسی حور و غلماں جن و انس
ہے میسّر سب کو ہی الفت رسول اللہ کی

صادق الایمان اے مختارؔ بس وہ لوگ ہیں
جن کی رگ رگ میں بسی چاہت رسول اللہ کی

☆☆☆

۱

اپنی عظمت کو ایسے بڑھانا سرورِ دیں پہ قربان جانا
بارشِ عشق میں تم نہانا سرورِ دیں پہ قربان جانا
کوئی مشکل اگر پیش آئے
دشمنِ دین و ایماں ستائے
بہرِ امداد ان کو بلانا سرورِ دیں پہ قربان جانا
ہو جو دشمن رسولِ خدا کا
رب کے محبوب خیرالوریٰ کا
تم نہ منھ اس کو ہرگز لگانا سرورِ دیں پہ قربان جانا
چھوڑ کر دامنِ مصطفیٰ کو
پا نہیں سکتا کوئی خدا کو
یہ حقیقت سبھی کو بتانا سرورِ دیں پہ قربان جانا
راہِ حق کے وہی تو ہیں رہبر
دینِ حق کے وہی تو ہیں سرور
جان و دل ان پہ اپنے لٹانا سرورِ دیں پہ قربان جانا
جو ہیں مختار عالم کے سلطاں
یعنی محبوبِ حق شاہِ ذیشاں
آسرا بس انہیں سے لگانا سرورِ دیں پہ قربان جانا

☆☆☆

آپ نے جو دے دیا وحدت کا جام
ہو گیا سیراب ہر اک تشنہ کام

نور سے سینہ منوّر ہو مرا
التجا ہے آپ سے خیرالانام

حاضری کا کب شرف ہو گا نصیب
ہو گا کس دن دل ہمارا شاد کام

تھام کے روضے کی جالی میں کہوں
دردِ دل کا ماجرا اپنا تمام

کیجئے مختاؔر پر چشمِ کرم
یہ بھی ہے اک آپ کا ادنیٰ غلام

☆☆☆

تصور میں رہا روضہ تمہارا یا رسول اللہ
کسی دن آ کے بھی کرلوں نظارا یا رسول اللہ

نہ جانے کتنے غم دل میں لیے بیٹھا ہوں مدّت سے
کرم کی اک نظر کردو خدارا یا رسول اللہ

جگر میں درد ،لب پر آہ و زاری، ذہن میں ہلچل
ہے غم سے دامن دل پارہ پارا یا رسول اللہ

دلِ مضطر کا ہر ارمان گویا پورا ہو جائے
جو دم نکلے مدینے میں ہمارا یا رسول اللہ

غم ہجراں سے اب قلب وجگر دن رات روتے ہیں
مٹا دو رنج و غم اب تو خدارا یا رسول اللہ

زباں سے کیا سناؤں آپ کو رودادِ غم اپنی
سبھی ہے حالِ دل جب آشکارا یا رسول اللہ

کرم کر دیجئے مختارؔ پر خیرالبشر اپنا
فقط ہے آپ کا اِس کو سہارا یا رسول اللہ

☆☆☆

وہی تو ہیں دل میں بسائے مدینہ
جو قسمت سے ہیں آشنائے مدینہ

ہمیں ذوقِ دیدار لے چل وہاں تک
جہاں سے نظر ہم کو آئے مدینہ

جسے رکھنا ہو دل ترو تازہ اپنا
نگاہوں میں اپنی بسائے مدینہ

یہ کیا کم ہے آقا کی یادیں ہیں دل میں
یہ مانا نہ ہم دیکھ پائے مدینہ

کوئی تم سے مختارؔ پوچھے تو کہنا
نہیں چاہئے کچھ سوائے مدینہ

☆☆☆

سنائیں کس طرح اپنی کہانی یا رسول اللہ
ندامت ہے ہماری ترجمانی یا رسول اللہ

لبِ رحمت سے برسے تھے جو اصحابِ مقدس پر
انہیں موتی کہیں یا گلفشانی یا رسول اللہ

نماز و روزہ و حج کا سرور اپنی جگہ لیکن
غذا ہے روح کی بس نعت خوانی یا رسول اللہ

ندامت کا تقاضہ ہے رہیں ہر وقت آنکھیں نم
مرے اشکوں میں کیوں ہے کم روانی یا رسول اللہ

خدا نے آپ کے روضے کو اتنی فوقیت بخشی
دو عالم کی بنادی راجدھانی یا رسول اللہ

بڑی تعریف کرتے ہیں وہاں سے لَوٹنے والے
مری آنکھیں بھی دیکھیں رُت سہانی یا رسول اللہ

پتا ہیں آپ کو حالات سب مختؔار عاصی کے
زباں سے کیا کرے یہ ترجمانی یا رسول اللہ

☆☆☆

تعریف ساری خالقِ ہر خشک و تر کی ہے
ان پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے

خواہش ہے سیم وزر کی نہ لعل و گہر کی ہے
اپنی طلب تو سنگِ درِ معتبر کی ہے

چارہ گرانِ دہر کو دیکھا تو یہ لگا
ہر شخص کو تلاش مرے چارہ گر کی ہے

آجائے ایک شعر بھی سرکار کو پسند
سمجھوں گا یہ کمائی مری عمر بھر کی ہے

اِذنِ سفر ملے بھی تو حج کے لیے ہمیں
پھر دل سے ہم یہ پوچھیں گے نیّت کدھر کی ہے

اپنے پرائے کا نہیں کرتی ہے امتیاز
یہ خاصیت عدالتِ حضرت عمر کی ہے

عقبیٰ کی فکر کچھ نہیں مختار ایسا کیوں
دنیا کی زندگی تو فقط لمحہ بھر کی ہے

☆☆☆

اُن کا مقام منصبی ایسا اک آسمان ہے
طائرِ فکر جاسکے اتنی کہاں اُڑان ہے

میرے طبیب آپ کے لطف وکرم پہ دھیان ہے
تیشۂ معصیت سے دل جب سے لہولہان ہے

خالقِ کل نے آپ کو مالک کُل بنا دیا
آپ ہیں کل جہان کے آپ ہی کا جہان ہے

عشقِ رسول پاک سے صفحۂ دل کو دے جِلا
ورنہ حیات ہی نہیں موت بھی امتحان ہے

بزمِ نبی سجا کے ہم نعت نبی سنائیں گے
ذکرِ نبی ہی اصل میں اہلِ سُنن کی جان ہے

بارشِ نور ہر گھڑی کیسے نہ پھر خدا کرے
آپ کا خاندان تو آپ کا خاندان ہے

رنج والم کی دھوپ کا ہم پہ اثر نہ ہوگا کچھ
سر پہ ہمارے آپ کی یاد کا سائبان ہے

☆☆☆

بڑھا کے سوزِ جگر دل میں تازگی لے کر
مدینہ جائیں گے نظریں جھکی جھکی لے کر

دیارِ جہل میں پیغامِ آگہی لے کر
یہ کون آیا اندھیروں میں روشنی لے کر

درود لب پہ ، نظر میں دیار ، دل میں سرور
یہاں سے جایئے ہر چیز کام کی لے کر

تو اپنے نفس کے خیبر کو فتح کر لے گا
قدم بڑھا تو سہی عزمِ حیدری لے کر

عرب کے چاند سے روشن رہیں گے دونوں جہاں
فلک سے چاند کہیں جائے چاندنی لے کر

درود و نعت کے گلدستے رکھ کے ہونٹوں پر
زمیں پہ چلتا ہوں خوشبوئیں جنّتی لے کر

وفا، خلوص، کرم، التفات اے مختاؔر
جہاں میں آئے ہیں کیا کیا مرے نبی لے کر

☆☆

شبِ تنہائی میں ہم انجمن جس دم سجائیں گے
سرِ مژگاں نبی کی یاد کے جگنو بھی آئیں گے

جو احکامِ نبی سے آپ ہی آنکھیں چرائیں گے
بتائیں تو سرِ محشر بھلا کیا منھ دکھائیں گے

مزہ تب آئے گا سرکار کی الفت میں جینے کا
ہمیں جب دیکھ کر اہلِ خرد پاگل بتائیں گے

شہِ کونین سے عہدِ وفا کرلیں تو بہتر ہے
وگرنہ آپ کے سجدے سبھی بیکار جائیں گے

روابط دیکھئے پیری مریدی کے کہاں تک ہیں
مرے مرشد نبی سے اور نبی حق سے ملائیں گے

چمکتی ہوں گی دیواریں مہکتے ہوں گے بام و در
مرے گھر جب شہ کون و مکاں تشریف لائیں گے

اٹھاؤ تو قلم نعتِ نبی مختؔار لکھنے کو
ستاروں کی طرح الفاظ سارے جگمگائیں گے

☆☆☆

دل و دماغ میں خوشبو بسے دہن مہکے
تمہارے ذکر سے ہر گوشۂ بدن مہکے

نہ کوئی پھول نہ عنبر نہ گلبدن مہکے
مرے حضور نے مہکائے تو چمن مہکے

بدن میں اتنی سما جائے آپ کی خوشبو
پسینہ آئے ذرا سا تو پیرہن مہکے

غلامیٔ شہِ طیبہ یہی تو ہوتی ہے
جدھر بھی جائے تو کردار میں سُخن مہکے

نبی کے لمسِ کفِ پا کا دیکھئے اعجاز
غبارِ راہِ مدینہ اُڑے گگن مہکے

چمک ہو نعت کے لفظوں میں قمقموں جیسی
گلوں کے جیسا ہمارا فنِ سخن مہکے

کچھ ایسا کیجئے مختؔار پر کرم آقا
جیوں تو روح مروں تو مرا کفن مہکے

☆☆☆

بزمِ ہستی میں کہیں نور نہ پھیلا ہوتا
وہ نہ آتے تو اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا

اپنی آنکھوں پہ دل و جاں پہ میں شیدا ہوتا
کاش اک بار بھی سرکار کو دیکھا ہوتا

یہ زمانہ ہمیں آنکھیں نہ دکھاتا ہوتا
ہم نے پیغامِ نبی جو نہ بھلایا ہوتا

ساری دنیا ہمیں اپنی ہی دکھائی دیتی
ہم نے کردارِ محبت جو نبھایا ہوتا

مفلسی کا کبھی احساس نہ ہوتا ہم کو
عشقِ سرکار اگر دل میں بسایا ہوتا

نیک اعمال نہیں اشکِ ندامت ہی سہی
کوئی تو حشر میں شے کام کی لایا ہوتا

اک نہ اک روز خدا کے یہاں جانا ہے تجھے
تو نے مختار کبھی اتنا تو سوچا ہوتا

☆☆☆

صد مرحبا جو حاضرِ دربار ہو گئے
دیدار کر کے لائقِ دیدار ہو گئے

جب سے سُنا وہ حامیِ نادار ہو گئے
خوددار تھے ہم اور بھی خود دار ہو گئے

جو واقعی نبی کے وفادار ہو گئے
فضلِ خدا سے واقفِ اسرار ہو گئے

غم یہ ہے مجھ سے نیک عمل ہو نہیں سکے
لیکن خوشی ہے یہ کہ وہ غمخوار ہو گئے

اعدائے دین ہوں کہ وہ اعدائے مصطفےٰ
قہرِ خدا سے داخلِ فی النّار ہو گئے

مختارؔ جو بھی نظم ہوئے لفظ نعت میں
وہ سارے احترام کے حق دار ہو گئے

☆☆☆

ذرا سی دیر میں آجاتا ہے نظر جیسے
مدینہ چند ہی لمحوں کا ہو سفر جیسے

نبی کے ہجر میں چمکے کبھی جو آنکھوں میں
وہ اشک گرتے ہی آئے نظر گہر جیسے

تصورات کے لمحات یوں بھی گزرے ہیں
کہیں بدن ہو کہیں دل کہیں ہو سر جیسے

جہاں جہاں بھی ہے حبِّ رسول و آلِ رسول
وہ سارے گھر ہمیں لگتے ہیں اپنے گھر جیسے

نہ چشمِ ارض نہ چشمِ فلک نے دیکھے ہیں
اصول اور ضوابط نبی کے گھر جیسے

جو اُن کے ٹکڑوں سے پلتے ہیں وہ نہیں ڈرتے
دھاڑتے ہیں وہ مختار شیرِ نر جیسے

☆☆☆

اُس نے یقیناً رب کا جلوہ دیکھا ہے
جس نے مکّہ اور مدینہ دیکھا ہے

ان کے عشق میں کیا کیا جلوہ دیکھا ہے
بن کے تماشہ خود ہی تماشہ دیکھا ہے

اُن لوگوں کی آنکھیں چوموں لب چوموں
جن لوگوں نے شہرِ مدینہ دیکھا ہے

دریا اور سمندر جس کے منگتے ہیں
ہم نے طیبہ میں وہ چشمہ دیکھا ہے

حور و غلماں ہوں مختارؔ کہ جن و بشر
اُن کے جیسا کس نے چہرہ دیکھا ہے

☆☆☆

سنگ کو ہیرا بنانے کا ہنر رکھتے ہیں
حیرت انگیز وہ تاثیرِ نظر رکھتے ہیں

رنج کرتے ہیں نہ وہ خوف و خطر رکھتے ہیں
اہل ایماں ہیں جو اللہ کا ڈر رکھتے ہیں

چل کے خود آتی ہے منزل انہیں پانے کے لیے
ان کی یادوں کو جو دورانِ سفر رکھتے ہیں

نیک اعمال پہ مغرور نہ ہو جائیں کہیں
اس لیے ان کی عنایت پہ نظر رکھتے ہیں

حق شناسی بھی انہیں کو ہی عطا ہوتی ہے
عشقِ سرکار کو جو پیشِ نظر رکھتے ہیں

موت بھی آ کے ادب سے انہیں کرتی ہے سلام
جیتے جی اُن پہ جو مرنے کا ہنر رکھتے ہیں

سب کو مختاؔر میسّر نہیں طیبہ کا سفر
دل میں ہم لوگ مگر عزمِ سفر رکھتے ہیں

☆☆☆

شام کی فکر نہ وہ فکرِ سحر رکھتے ہیں
جو مدینے کا خیال آٹھوں پہر رکھتے ہیں

اک نہ اک روز بُلا لیتے ہیں آقا اُن کو
جو تصوّر میں بھی طیبہ کا سفر رکھتے ہیں

کاش آقا کا ادھر سے بھی گزر ہو جائے
ہم نگاہوں کو سرِ راہ گزر رکھتے ہیں

عقل والوں کو ہے معلوم کہاں رکھیں سر
ہم سے دیوانے کہاں اتنی خبر رکھتے ہیں

اور تو کچھ نہیں مختاؔر جو کام آپائے
ہاں مگر اشکِ ندامت کے گہر رکھتے ہیں

☆☆☆

ہو لب پر بوقتِ قضا نور والے
ترا ذکر تیری ثنا نور والے

ہمیں کیا ضرورت کہ مانگیں کسی سے
ہمارے ہیں حاجت روا نور والے

یہ اعزاز قدرت نے تجھ کو دیا ہے
تو شہکارِ قدرت ہوا نور والے

چھپائے گی جو مہر محشر سے ہم کو
فقط ہو گی تیری ردا نور والے

ترے جیسا چشمِ فلک نے بھی اب تک
نہ دیکھا کوئی دوسرا نور والے

دنوں کا سفر ایک لمحے میں طے ہو
اشارہ جو کردیں ذرا نور والے

جلا بخش مختؔار وہ آئینے ہیں
جو پتھر پہ ہیں نقشِ پا نور والے

☆☆☆

جب ہم کسی بھنور میں گرفتار ہو گئے
بس مصطفےٰ کا نام لیا پار ہو گئے

جب سے ہوا غلامِ غلامانِ مصطفےٰ
کتنے ہی لوگ میرے طلبگار ہو گئے

اُس کی تمام ہو گئیں آسان مشکلیں
سرکار آپ جس کے طرفدار ہو گئے

کس خوبصورتی سے بنائے گئے حضور
تخلیق کائنات میں شہکار ہو گئے

کی مصطفےٰ نے اُن کو نئی زندگی عطا
مختؔار زندگی سے جو بیزار ہو گئے

☆☆☆

معتبر کردار طرزِ خوش بیانی ڈھونڈ لے
زندگانی میں طریقِ زندگانی ڈھونڈ لے

آدمی چاہے نشانِ بے نشانی ڈھونڈ لے
کیسے ممکن ہے کوئی آقا کا ثانی ڈھونڈ لے

میں نہیں کہتا کوئی شَے آسمانی ڈھونڈ لے
اپنی عبرت کو بزرگوں کی کہانی ڈھونڈ لے

بارگاہِ حق سے لے کر خانقاہِ شیخ تک
ڈھونڈنی ہو تو حیاتِ جاودانی ڈھونڈ لے

چاہتے تو سب ہیں لیکن اپنا اپنا ہے نصیب
ہر کوئی کیسے سراغِ ضوفشانی ڈھونڈ لے

اس کی ہر دل پر حکومت دائمی ہو جائے گی
شرط یہ ہے پہلے رازِ حکمرانی ڈھونڈ لے

معصیت کے داغ دھونے کے لیے مختارؔ تو
ہو اگر تھوڑا بہت آنکھوں میں پانی ڈھونڈ لے

☆☆☆

جھکنے کی اُن کے در پہ سعادت نصیب ہو
اُٹھنے کی پھر ذرا بھی نہ مہلت نصیب ہو

دل کو قرار جسم کو راحت نصیب ہو
پہلے مدینہ بعد میں جنّت نصیب ہو

دنیا کو دور کرنے کی ہمّت نصیب ہو
پھر کہیئے مصطفٰے کی قرابت نصیب ہو

جو بھی نصیب ہونا ہو دولت نصیب ہو
پہلے مگر حضور کی الفت نصیب ہو

سرکار ایسی کوئی تو صورت نصیب ہو
اک بار جیتے جی بھی زیارت نصیب ہو

ایسا نہ کوئی خواب نہ چاہت نصیب ہو
جس وجہ سے نہ عشقِ رسالت نصیب ہو

مختؔار تب نبی کی شفاعت نصیب ہو
راہِ خدا میں پہلے شہادت نصیب ہو

☆☆☆

دنیا و آخرت کی جو نعمت نصیب ہو
سرکار آپ ہی کی بدولت نصیب ہو

ہر حال میں خدا کا ادا شکر یہ کروں
ایسا مزاج ایسی قناعت نصیب ہو

حیرت زدہ تمازتِ خورشید بھی رہے
اتنا سکون روز قیامت نصیب ہو

خیر البشر کے روضۂ اقدس پہ جاتے وقت
رِقّت کے ساتھ مجھ کو ندامت نصیب ہو

میں بھی تو ہوں غلامِ غلامانِ مصطفےٰ
اللہ مومنوں سی فراست نصیب ہو

آیا ہوں سُن کے محفلِ میلاد ہے یہاں
اے کاش نفع بخش خطابت نصیب ہو

مختؔار جن کو اپنی عبادت پہ ہے غرور
ایسا نہ ہو کہ حشر میں ذلّت نصیب ہو

☆☆☆

خدا نور اور مصطفیٰ نور والے
دو عالم نہ کیوں ہوں بھلا نور والے

اندھیروں میں بھی تو وہاں روشنی ہے
جہاں ہیں شہِ دوسرا نور والے

جو مرضی تھی تیری اسی کے مطابق
تجھے حق نے پیدا کیا نور والے

جو الفاظ نکلے ہیں ان کے لبوں سے
سبھی ہیں وہ نورا''علیٰ نور والے

ترا جلوہ مختارؔ کو ہو میسّر
نگاہوں سے پردہ اُٹھا نور والے

☆☆☆

تضمین

ہر عطیّے سے فزوں تر ہے عطیّہ تیرا
جائے کیوں غیر کی دہلیز پہ منگتا تیرا
کتنا اندازِ عنایت ہے نرالا تیرا
واہ کیا جودو کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

تیرے اندازِ سخا پر ہیں دو عالم قربان
میزبانی کی ادا دیکھ کے خلقت حیران
اللہ اللہ تری مہمان نوازی کی یہ شان
آسماں خوان زمیں خوان زمانہ مہمان
صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

صرف اور صرف ملی آپ سے مجھ کو تہذیب
آپ کی یاد کو رکھتا ہوں رگِ جاں کے قریب
آپ چاہیں تو بدل جائے زمانے کا نصیب
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

ہم کہ ہیں گردشِ حالات کے ہاتھوں بد حال
تیرے الطاف و کرم کی بھی نہیں کوئی مثال
تیرے ہوتے ہوئے پھیلائیں کہاں دست سوال
تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

تیرے قدموں کے نشاں سب کے لیے مشعل راہ
تیرا ہی سایۂ رحمت ہے فقط جائے پناہ
نور سے تیرے دو عالم بنے اللہ اللہ
حرم و طیبہ و بغداد جدھر کیجے نگاہ
جُوت پڑتی ہے تری نور ہے چھنتا تیرا

میں گناہوں کے سمندر میں پھنسا ہوں کس سے
سخت مشکل میں گھرا ہوں میں خدا کے پیارے
اپنے ہی روضۂ اقدس پہ مجھے بلوالے
دُور کیا جانئے بدکار پہ کیسی گزرے
تیرے قدموں پہ مرے بیکس و تنہا تیرا

ہوگی جب حشر کے سورج میں بلا کی تیزی
حلق کو جکڑے گی جب تشنہ لبی کی بیڑی
اِک نظر سیّدِ ابرارہو مختارؔ پہ بھی
تیرے صدقے مجھے اک بوند بہت ہے تیری
جس دِن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

☆☆☆

صنعتِ توشیح

م، میرا ایمان و عقیدہ ہیں رسولِ اکرم
ح، حامی و ناصر و ملجا ہیں رسولِ اکرم
م، میم اور حمد کا پردہ ہیں رسولِ اکرم
م، میرے ہر غم کا مداوا ہیں رسولِ اکرم
د، دونوں عالم کا سہارا ہیں رسولِ اکرم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ا، اے خدا تیرے ہی محبوب کا شیدہ ہوں میں
ل، لے خبر میری کہ انسان گزیدہ ہوں میں
ل، لاج رکھنا مری ہر دم ترا بندہ ہوں میں
ا، اب مرے دل کا وظیفہ ہیں رسولِ اکرم
ہ، ہر مصیبت کا ازالہ ہیں رسولِ اکرم
اللہ عزوجل

☆☆☆

رباعیات

اتنا ہی نہیں عرش کے مہمان ہیں یہ
ایمان کی جاں صاحبِ قرآن ہیں یہ
اللہ جو خالق بھی ہے معبود بھی ہے
سچ پوچھو تو اللہ کی پہچان ہیں یہ

☆

ہم کیا ہی سمجھ پائیں گے رفعت اُن کی
اللہ سمجھتا ہے حقیقت اُن کی
ہم جتنا سمجھ پائے ہیں وہ سن لیجے
بخشش کے لیے کافی ہے رحمت اُن کی

قطعات

اُن کے جیسا کوئی تو آیا نہیں
اُن کے جیسے آپ کب سے ہو گئے
بس وہی چمکیں گے محشر میں، کہ جو
منسلک ماہِ عرب سے ہو گئے

☆

حبِّ نبی سے آتی ہے چہرے پہ تازگی
جیسے چمن میں پھول کو شبنم نکھار دے
اُس کی حیات لائق صد افتخار ہے
اُن کی محبتوں میں جو رہ کر گزار دے

☆

تسکین جاں ہیں دل کی مسرت وہی تو ہیں
ملتی ہے جن کے نام سے راحت وہی تو ہیں
میخانۂ الست کے ساقیِ دل نواز
جس نے پلائی ہے مئے وحدت وہی تو ہیں

رحمتِ کون و مکاں
محسنِ ہر این و آں
سب پہ وہ سایہ فگن
کیا زمیں کیا آسماں

☆

گنبد و مینار کی باتیں کریں
شاہ کے دربار کی باتیں کریں
رحمتِ سرکار کا ہو گا نزول
آیئے سرکار کی باتیں کر

☆

سرکار ہم پہ یوں ہی کرم آپ کا رہے
رحمت کا شامیانہ لگا ہے لگا رہے
اس طرح اپنے عشق میں دیوانہ کیجئے
حیرت سے یہ زمانہ ہمیں دیکھتا رہے

پیش کردہ کا اجمالی تعارف

نام: سید شاہ فریدالدین سرمست

برادر سجادہ بارگاہِ صوفی سرمست

سگر شریف، کربلائے ثانی، تعلقہ شاہ پور

ضلع: یادگیر، کرناٹک، ہندوستان

قلمی نام: سخی سرمست تخلص: سخیؔ

تاریخ پیدائش: 1962-09-10

تعلیم: بی۔ای۔سول۔ایم۔ای۔اسٹرکچرس۔پی۔ایچ۔ڈی۔(انجینئرنگ)

میوار یونیورسٹی، راجستھان، ہندوستان

مصروفیت: سرکاری ملازم، پی؛ ڈبلیو۔ڈی۔گلبرگہ شریف، کرناٹک

اصناف سخن: حمد، نعت، منقبت، غزل، نظم

آغازِ شاعری: 1985ء

نمائندہ شعر:
والنجم والقمر، کہیں والشمس و الضحیٰ
نعت نبی ہی دیکھی ہے ام الکتاب میں

ISBN-978-81-909188-3-1

9788190918817

پبلشر: شبد منتھن پرکاشن، آرزیڈ، 25ڈی، گلی نمبر 5
سنڈیکیٹ انکلیو، پنکھا روڈ، نئی دہلی 110045